امام احمد رضا کانفرنس

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
تم میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (آل عمران)

مجلہ سنہ ۱۹۹۰ء

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

ایک روائتی خوشبو
دورِ جدید کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
شہزادی
صندلین
اگربتّی
بنارس ٹوبیکو کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۶۷۰ کراچی ۱۶
فون : ۶۱۲۶۲۲
markoman
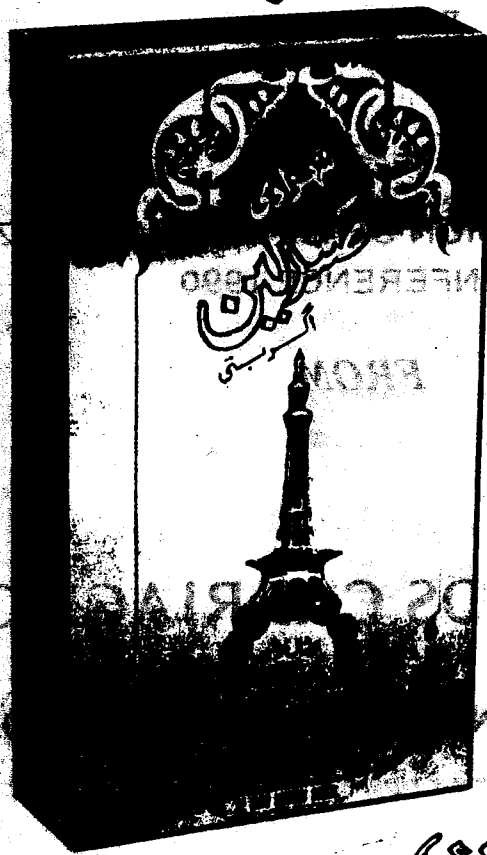
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

HEARTIEST FELICITATIONS TO

IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA (REGD).

ON THE OCCASION OF IMAM AHMED RAZA CONFERENCE 1990

FROM

AZAD GOODS CARRIAGE CO.

A TRUSTED NAME IN TRANSPORTATION

AL-ASLAM PLAZA, NAGIN CHOWRANGI
NORTH KARACHI — KARACHI.
PHONES: 653226-654678

مُبارکباد

مجدِّدِ وقت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
علیہ الرحمۃ کے ۷۰ ویں یومِ وصال کے
موقع پر امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ہم
"ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا" کو
دِلی مُبارکباد
پیش کرتے ہیں

مجلّہ

امام احمد رضا کانفرنس

کراچی سنہ ۱۹۹۰ء

ناظم مجلّہ ـــــــــ منظور حسین جیلانی

مجلسِ ادارت ـــــــــ وجاہت رسول قادری
پروفیسر مجید اللہ قادری

مجلسِ مشاورت ـــــــــ سید ریاست علی قادری
حاجی شفیع محمد قادری

مجلسِ اشتہارات ـــــــــ حمید رضا خاں یزدانی
محمد عبدالقیوم خاں صابری
محمد امتیاز فاروق

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۳۴/۷ نشیمن بلڈنگ اسٹریچن روڈ کراچی

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے اٰمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

(امام احمد رضا قدس سرہٗ)

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ رسولِ مقبول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی
قدس سرہٗ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اُٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کوئی گالی ہے

جگنو چمکے پتّا کھڑکے مجھ تنہا کا دِل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی! پَوَن ہے یا آگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اُٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینھ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بیکس پر سب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دُنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صُورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کُش
اِس مردار پہ کیا للچانا دُنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

امام اہلسنت مجدّد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ
کی بارگاہ میں

نذرانۂ عقیدت

از: نتیجۂ فکر، علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی (جنوبی افریقہ)

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہند تو ہند عرب میں ہوا شہرہ تیرا

کارِ تجدید ادا کرتا تھا خامہ تیرا
سر پہ باطل کے اٹھا کرتا تھا تیغا تیرا

کتنا اونچا کیا اللہ نے رتبہ تیرا
غوث اعظم کو کیا آقا و مولیٰ تیرا

نسبت آلِ رسول بھی عجب نسبت ہے
غوث تک لے گیا تجھ کو یہ وسیلہ تیرا

عمر کا تیرہواں سن ماہ دہم چار ہی دن
اتنی مدت میں ہوا علم کا چرچا تیرا

اس صدی کا تو مجدد تو زمانے کا امام
اہلِ حق چلتے ہیں جس پر ہے وہ رستہ تیرا

تجھ کو اللہ نے ہر فضل عطا فرمایا
کونسا علم کہ جس میں نہیں حصّہ تیرا

تجھ پہ ہے اک تنِ بے سایہ کا ایسا سایہ
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اجالا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا
غوث اعظم کی کرامت ہے سراپا تیرا

فاضل ایسا کہ دیا رب نے تجھے فضل کثیر
عالم ایسا کہ ہر عالم ہوا شیدا تیرا

ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن
ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا

تیری تحریر پہ انگشت بدنداں تھا عرب
تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

ترجمہ وہ کیا قرآں کا کنزالایمان
حشر تک جاری یہ فیضان رہے گا تیرا

تو نے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا
عشق سرکار دو عالم تھا وظیفہ تیرا

کارنامہ تیری تجدید کا اللہ اللہ
مسلک اہلِ سنن بن گیا رستہ تیرا

مسلک حق کی ضمانت ہے تیرا نام رضاؔ
شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا

مصطفٰے کا ترے خادم ترے حامد کا غلام
خوشترؔ بندۂ دربار ہے تیرا تیرا

●●
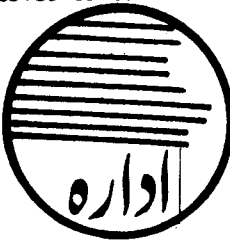
رکھا ہوا ہے ہم نے سرِ راہ یہ چراغ
تاکہ مسافروں کو نظر آئے راستہ

"تفقہ فی الدین" ایک ایسا اثاثہ ہے کہ اس دولتِ بے مایہ کو ہر دل کی تجوری میں مقفل نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی اس کا رشتہ کسب وحصول کے تانے بانے تک محدود ہے۔ قرآن حکیم کے بہ نظر غائر مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ تفقہ فی الدین کا تعلق کسب وتحصیل سے پہلے مشیت ایزدی اور ارادۂ الٰہی سے وابستہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ٥

اللہ اپنے جس بندے پر احسان اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تفقہ فی الدین کے گوہر گرانمایہ سے مالا مال فرما دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو قدسی صفات اس اعلیٰ مرتبہ پر فائز کئے جاتے ہیں ان پر التفاتِ الٰہی اور توجہاتِ خصوصی کی موسلا دھار بارش ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ وہ معصوم نہیں ہوتے مگر بہت دور تک فکری لغزشوں اور قیاس واستخراج اور استنباطِ مسائل میں ہوائے نفس کے تقاضوں سے من جانب اللہ محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ کے اسی انعام یافتہ طبقے سے ہے۔ ان کی سیرت اور ان کے علمی شہپاروں کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ وہ علم وفن بھی جانتے تھے اور اس کی تکنک اور باریکیوں پر بھی گہری نگاہ تھی جتنا تنوع ان کی شخصیت میں نظر آتا ہے اتنا پاک وہند بلکہ اس دور کی عالم اسلام کی کسی اور شخصیت میں دکھائی نہیں دیتا۔ وہ آئین شریعت کے پاسدار بھی تھے اور رمز آشنائے پیغام نبوت بھی۔ وہ صوفی پاکباز بھی تھے اور عابدِ شب زندہ دار بھی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جب تصوف کے اسرار ورموز واشگاف کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان کا طائر خیال لامکاں کی بلندیوں اور اتھاہ گہرائیوں میں سفر کر رہا ہے۔ لیکن جب قرآن کریم کی تفسیر وترجمہ بیان کرتے ہیں یا احادیث کی تشریح وتوضیح قلمبند کرتے ہیں تو ان کا قلم اس قدر محتاط ہو جاتا ہے کہ گویا ہر ہر قدم پھونک پھونک کے رکھا گیا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا خاں بریلوی اپنے وقت کے مجدد اور ایک عبقری تھے۔ مولوی ابوالحسن علی ندوی مؤلف "نزہت الخواطر" باوجود اختلاف مسلک کے اعتراف کرتے ہیں کہ جزئیات فقہ پر جو عبور ان کو حاصل تھا ان کی نظیر ان کے زمانے میں نہیں ملتی"، ایک صدی قبل عالمِ اسلام کے وہی عقائد تھے جن کی تعلیم امام احمد رضا نے دی اور بعد میں مستعمرین نے اپنی اپنی سیاسی ضرورتوں کے مطابق اہل سنت ہی میں بعض افراد کو توڑ کر مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا جس نے رفتہ رفتہ اُمت میں انتشار کی صورت اختیار کر لی۔ امام احمد رضا نے مسلم امّہ کو اسی انتشار سے بچانے کی کوشش کی۔

آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی والہانہ شیفتگی ضرب المثل بن چکی ہے۔ خود ان کے مخالف معاصر علماء مثلاً اشرف علی تھانوی صاحب نے اعتراف کیا کہ وہ جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر ان کی عبارات کی گرفت کرتے ہیں۔

حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی محبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رگ وپے میں رچی بسی تھی اس طرح کہ چھوٹے سے چھوٹے معاملات میں بھی سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کاربند رہنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ اور غیرتِ عشق کا حال یہ تھا کہ محبوب کی شان میں کسی ادنیٰ سی ادنیٰ موہوم توہین کے اشارے کو بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایسا کرنے والا خواہ ان کا کتنا ہی بڑا عزیز دوست یا بزرگ کیوں نہ ہو اس کا زبردست تعاقب کرتے اور اس سے قطع تعلق کر لیتے۔ ان کے اس والہانہ عشق کا پتہ ان کی وصیت کے ان الفاظ سے نمایاں ہے"

"جس سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ۔ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کتنا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکو۔"

آپ کا نعتیہ کلام آپ کے اس جذبِ صادق پر دال ہے۔ اس عہد کا تقاضہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق ہو اور وہ وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی ایک مضبوط صف بن جائیں۔ امام احمد رضا نے اب سے برسوں پہلے برطانوی استعمار کے دورِ انتشار و افتراق میں مسلمانانِ ہند بلکہ عالم اسلام کو اس کے لئے دعوت فکر و عمل دی اور دو نکاتی پروگرام پیش کیا۔

۱۔ دلوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ جلاؤ اور

۲۔ علم دین کی روشنی پھیلاؤ۔

لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے سلف صالحین کے عقائد و اعمال اور مسلک و مذہب پر سختی سے کاربند رہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی اپنے اس مشن کے مقاصد کے حصول میں اپنی تمام فکری اور قلمی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے مشکل سے مشکل حالات کے باوجود ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی حتیٰ کہ اپنے نام و ناموس کی بھی پروا نہ کی۔

انہوں نے مسلمانانِ عالم کو سمجھایا کہ اتحادِ عالم اسلامی مختلف فرقوں کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے سے حاصل نہ ہو گا بلکہ منتشر افکار کو دوبارہ صالح عقائد و افکار کے اس مرکزی نکتے کی طرف مرکوز کرنے سے ہو گا۔ جہاں یہ افکار صدی دو صدی قبل تھے۔ یہ مرکزی نکتہ مقامِ مصطفےٰ کا تحفظ اور نظامِ مصطفےٰ کا نفاذ تھا۔ حقیقی اتحاد، فکری ہم آہنگی کے بغیر ممکن نہیں۔ امام احمد رضا نے اسی کے لئے سعی فرمائی۔ امام احمد رضا اللہ رب العزّت کی ایک عظیم نعمت تھے اس نعمت کا چرچا ہونا چاہیئے۔ انہوں نے نہایت غور و فکر کے بعد ملّت اسلامیہ کے فکری اتحاد کے لئے "عشقِ مصطفےٰ" کی راہ متعین کی یہ وہی راہ ہے جو ہمارے اسلاف کرام کی راہ تھی اور جس کو قرآن کریم نے انعام یافتہ لوگوں کی راہ بتلایا ہے۔

قیادت کے لئے دانا و بینا قائد کی ضرورت ہوتی ہے بصیرت سے محروم جذباتی قیادت ملت کو تباہی کے گڑھے کی طرف لے جاتی ہے۔ امام احمد رضا اپنے عہد کے ایک ایسے ہی دانا و بینا رہبر و رہنما تھے۔ وہ ایک عظیم مدبر اور مصلح تھے۔ ان کی قیادت کی آج بھی امّت مسلمہ کو ضرورت ہے۔ ان جیسا دانا و بینا نہ ان کے دور میں تھا اور نہ اب نظر آتا ہے۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، امام احمد رضا کانفرنس کے پلیٹ فارم سے ہر سال ملت اسلامیہ خصوصاً دانشورانِ قوم کو اسی فکری و نظری اتحاد کی طرف دعوتِ فکر و عمل دیتا ہے جو آج سے پون صدی پہلے امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے ملتِ اسلامیہ کے سامنے ان کے جملہ مسائل کے حل کے طور پر پیش کیا تھا۔

آج پاکستان سمیت تمام دیگر اسلامی ممالک میں ملت اسلامیہ جن حادثات و انتشار سے دوچار ہے وہ اسی مرکزی افکار و عقائد سے اعراض کا نتیجہ ہے ہم بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر عالم اسلام امام احمد رضا کے افکار و عقائد کو رہنما اصول کے طور پر اپنا لے تو اتحاد عالم اسلامی کا خواب حقیقت کا روپ اختیار کر سکتا ہے و نیز مسلمان دنیا کے نقشے میں ایک بار پھر ایک عظیم سیاسی فوجی اور اقتصادی قوت بن کر ابھر سکتے ہیں۔

قارئین کرام جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی شخصیت اتنی ہمہ گیر ہے کہ ان کے دینی، ملّی، تحقیقی اور فنی کارناموں کو جمع کرنا، ان کی نشر و اشاعت اور تحقیقی کاموں کو آگے بڑھانا ایک مردِ واحد کے بس کی بات نہیں لہٰذا برصغیر پاک و ہند و بیرونِ ملک متعدد محترم شخصیات اور ادارے اس کام میں بڑے خلوص سے منہمک ہیں لیکن امام احمد رضا کے چھوڑے ہوئے دینی و علمی ورثے کو طباعت سے آراستہ کرنا کوئی معمولی کام نہیں۔ اس کی مثال اس خزینہ کی سی ہے کہ جس کو جتنا خرچ کیا جائے اتنا ہی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے لہٰذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی کوششوں کے باوجود ہم امام احمد رضا کے چھوڑے ہوئے علمی ورثے کا عشیرِ عشیر بھی عوام الناس اور طبقۂ علم و دانش تک نہیں پہنچا پائے۔

انہی نیک مقاصد کے حصول کے لئے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) کا قیام تقریباً دس سال قبل عمل میں آیا تھا۔ الحمد للہ ہم پورے اعتماد کے ساتھ سعی کر رہے ہیں کہ امام احمد رضا کے دینی اور علمی افکار کو اُردو کے ساتھ ساتھ دیگر علاقائی اور غیر ملکی زبانوں میں بھی زیادہ سے زیادہ شائع کریں۔ اس کے لئے ہم پمفلٹ کتابچے، کتابیں، رسائل اور اخبارات کے علاوہ دیگر ذرائع ابلاغ مثلاً ٹیلیوژن ریڈیو اور ویڈیو وغیرہ کو بھی بروئے کار لا رہے ہیں۔

ہر سال کانفرنس کے موقع پر ہم نقد و نظر کے لئے اپنی جملہ کارکردگی آپ کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں، ساتھ ہی آپ کے مفید مشوروں کے طالب بھی ہوتے ہیں۔ ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ ادارہ کی کارکردگی کے پیش نظر ہمارے کرم فرما ہماری مناسب رہنمائی فرماتے ہیں جس سے ہمیں آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کرنے میں بہت معاونت ہوتی ہے جہاں اپنی ستائش و ہمّت افزائی کے لئے ہم اپنے کرم فرماؤں سے متشکر اور ممنون ہوتے ہیں وہیں ان کی طرف سے اپنی کوتاہیوں اور فروگذاشتوں کی ناقدانہ اور مخلصانہ نشاندہی کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور متاعِ گم گشتہ کی بازیافت سمجھتے ہوئے فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ اس نقد و نظر سے آئندہ کے لائحہ عمل کو خوب سے خوب تر بنانے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔

الحمد للہ ادارہ ہر سال اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے متعلق متعدد کتب و جریدے اُردو، عربی اور انگریزی میں شائع کرتا ہے۔ سال ۸۹۔ ۱۹۹۰ء کے دوران حسبِ ذیل لٹریچر شائع کیا گیا۔

۱۔ معارف رضا (جریدہ) شمارہ دہم (اردو، انگریزی) ادارہ ۲۵۶ صفحات

۲۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۰ء (اردو) ادارہ ۸۸ صفحات

۳۔ فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی مطالعہ (اردو) مفتی مکرم احمد صاحب ۹۶ صفحات

۴۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے معاشی نکات (عربی ترجمہ)
جلال الدین نوری ۴۰ صفحات

ان کتب کے علاوہ خطبات آل انڈیا سُنّی کانفرنس ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء (مرتبہ علامہ محمد جلال الدین قادری) کا انگریزی ترجمہ جوکہ ادارے کے خصوصی معاون قلمکار، مشہور ادیب اور صحافی جناب نگار عرفانی صابری نے مزید اضافے اور ارشادات کے ساتھ کیا ہے، ادارہ انشاءاللہ بہت جلد شائع کر رہا ہے۔ اس کی ضخامت تقریباً ۶۰۰ صفحات ہے۔ اس کے علاوہ ادیبِ شہیر اور نامور محقق علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب کی شہرۂ آفاق تصنیف "فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ عالمگیری کا مطالعاتی جائزہ" بھی ہمارے آئندہ اشاعتی پروگرام میں سرفہرست ہے۔

ہمارے آئندہ کے پروگراموں میں اعلیٰ حضرت پر ۹۰ منٹ کی ایک اردو دستاویزی فلم کی تیاری بھی شامل ہے جس کو ہم انشاءاللہ انگریزی اور عربی کے علاوہ دیگر بین الاقوامی زبانوں میں منتقل کر کے پوری دُنیا میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کریں گے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا۔ کراچی۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے... مُسرت محسوس کرتا ہے کہ سالِ رواں ۱۹۹۰ء میں جامعہ کراچی سے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے تحقیقی مقالات پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر سیّد شجاعت علی قادری

۲۔ جناب ڈاکٹر حافظ عبداللہ قادری

۳۔ جناب ڈاکٹر محمد احمد قادری

۴۔ جناب ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری

امام احمد رضا کانفرنس۔ ۱۹۹۰ء کے موقع پر ادارۂ ھذا ان تمام احباب کی خدمت میں نہ صرف ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے بلکہ امام احمد رضا ایوارڈ۔ ۱۹۹۰ء ادارے کی اعزازی رکنیت نیز حقیر سی نقد انعامی رقوم دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ادارے کی یہ سعی ان احباب گرامی قدر کی تحقیقی کاوشوں کو مزید آگے بڑھانے میں نہ صرف ممد و معاون ثابت ہوگی بلکہ علمی و دینی حلقوں کے لیئے حوصلہ افزائی کا پیش خیمہ بھی۔

اس موقع پر ادارہ ہذا ان احباب سے یہ بھی گذارش کرتا ہے کہ وہ اپنی تحقیقات اور علمی کاوشوں سے ادارے کی معاونت فرماتے رہیں نیز امام احمد رضا کی خدماتِ جلیلہ کو عام کرنے میں اپنی بہترین کوششوں کو بروئے کار لائیں۔

ہم انتہائی افسوس کے ساتھ اس بات کا ذکر ان صفحات میں کرنا چاہیں گے کہ ہمارے ادارے کے بانیوں اور سرپرستوں میں سے ایک انتہائی مقتدر شخصیّت پچھلے سال ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ہم سے جُدا ہو گئی ابھی ہم حضرت علامہ تقدس علی خاں اور جناب حبیب احمد صاحب (رحمہما اللہ) کی رحلت کے زخموں کو مندمل نہ کر پائے تھے کہ محترم المقام حضرت شیخ حمید اللہ قادری حشمتی علیہ الرحمہ ہم سے بچھڑ کر اپنے مولائے کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ (اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون)
جناب شیخ حمید اللہ قادری حشمتی علیہ الرحمہ کی شخصیّت ادارے کے محبین کے لئے کسی تعارف کی محتاج تو نہیں البتہ ان صفحات میں ہم اتنا ضرور عرض کریں گے کہ ان کی شخصیّت کی سب سے بڑی خصوصیّت یہ ہے کہ انھوں نے پوری زندگی شریعت مصطفوی اور طریقت قادری کی پاسداری میں بسر کی، اعلیٰ حضرت کے مشن کی خدمت کو ہی اپنی زندگی کا مقصد جانا اور اس خدمت کو سعادت سمجھ کر انجام دیا۔ دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح ادارے سے نہ صرف تعاون کیا بلکہ ادارے کے ہر کارکن کی حوصلہ افزائی فرمائی اور شفقت و محبّت کا اظہار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت سے ان کی مثالی عقیدت اور ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا سے ان کے خصوصی لگاؤ کا حال یہ تھا کہ اپنے صاحبزادے پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب بانی رکن اور جنرل سیکریٹری ادارہ ہذا، کو وصیّت فرمائی کہ وصال کے بعد بھی ان کی موروثہ جائیداد سے ہر ماہ پابندی سے ادارہ کی مالی معاونت جاری رکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

ناسپاسی ہوگی اگر ہم اس موقع پر اپنے بزرگوں اور کرم فرماؤں خصوصاً علامہ شمس بریلوی صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا شکریہ ادا نہ کریں۔ جن کی بے لوث رہنمائی اور حوصلہ افزائی ہمارے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ ہوتی ہے۔ ادارہ ان تمام مقالہ نگار حضرات کا بھی شکر گذار ہے جنھوں نے "معارف رضا" کے لئے مقالے تحریر کئے اور ہماری کانفرنس میں پڑھے۔ ان مقررین

کرام کا بھی جو ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے اور اپنے خیالات سے سامعین کو مستفیض فرمایا۔

ادارہ سیّد ریاست علی قادری صاحب صدر ادارہ، شفیع محمد قادری نائب صدر، وجاہت رسول قادری نائب صدر، پروفیسر مجید اللہ قادری جنرل سیکریٹری، منظور حسین جیلانی فنانس سیکریٹری محمد عبد القیوم خاں صابری چشتی سیکریٹری تعلقات عامہ اور اپنے کارکنان محمد امتیاز فاروق اور اقبال احمد قادری، اختری اور خالد محمود کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جن کی مشترکہ کاوشوں سے آج ہم اس کانفرنس کو بحسن و خوبی منعقد کرنے اور متعدد کتب کی اشاعت کے قابل ہوئے
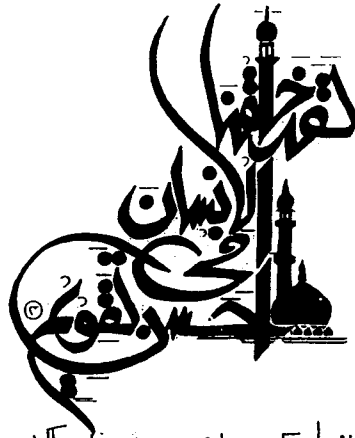
آخر میں ادارہ اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا تہہ دل سے ممنون و شکر گذار ہے جنھوں نے اشتہارات اور عطیات کے ذریعے ہماری مالی معاونت فرمائی اور اس کار خیر کو آگے بڑھانے میں ہماری ہمت افزائی کے باعث ہوئے، اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ان کے اس عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کی بہترین جزا دونوں جہانوں میں عطا فرمائے

ادارہ ایک مرتبہ پھر بصد خلوص ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلّم)

CHAIRMAN

SENATE OF PAKISTAN

Islamabad.

The ۳۰/جولائی ، ۱۹۹۰ء

چیئرمین سینٹ کا پیغام

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی کہ برصغیر پاک و ہند کی مذہبی اور ملی تاریخ کے عظیم نام ، سچے عاشق رسول اور ممتاز عالم دین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے علمی کارناموں اور نابغۂ روزگار شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اہم خدمات سر انجام دے رہا ہے ۔

موجودہ صدی کے اوائل میں اغیار کی سازشوں ، سامراجی قوتوں کی ریشہ دوانیوں اور فکری زبوں حالی نے عالم اسلام کو لا تعداد خطرات سے دو چار کر رکھا تھا ۔ ایسے میں مسلمانوں کی راھنمائی کیلیے برصغیر کے سیاسی افق پر اگر صبح امید کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں تو اسلام دشمنی اور الحاد کے طوفانوں میں مذھبی اور روحانی انوار کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی عظیم ذات روشنی کے ایک مینار کی صورت میں سامنے آتی ہے ۔ انہوں نے اپنے وسیع مطالعے ، بہترین تربیت ، علمی دسترس ، خداداد بصیرت اور بالغ نظری سے نہ صرف مذھب ، سیاست ، سائنس اور فلسفہ جیسے پچاس سے زائد موضوعات پر ایک ہزار سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں بلکہ عملی طور پر بھی مسلمانوں کی صحیح سمت میں راھنمائی کی ۔

آج کے دور میں جب اسلام دشمن طاقتیں ایک بار پھر مختلف ھتکنڈوں سے اور ترقی و جدیدیت کے نام پر عظیم اسلامی روایات کا مذاق اڑا رہی ہیں اور انہیں مسخ کرنے کے درپے ہیں ، امام احمد رضا کی سیرت و کردار اور بلند پایہ تصانیف اسلام دشمن عناصر کے مذموم عزائم کو خاک میں ملانے میں ھماری بہترین راھنمائی کر سکتی ھیں ۔۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم امام احمد رضا خان بریلوی کی چلائی ہوئی عشق مصطفیٰ صلعم کی شمع کی روشنی میں قومی یکجہتی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلیے کام کریں ۔ یہ رمز مسلمانی بھی ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت بھی ۔

ادارہ تحقیقات امام رضا کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ امام احمد رضا خان کی دینی خدمات کے طفیل عالم اسلام کو ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ رکھے ، کانفرنس ھذا کو اپنے عظیم مشن میں کامیاب و کامران کرے اور ادارہ تحقیقات امام رضا کو مسلمانوں کی راھنمائی کے لئے مزید فعال کردار ادا کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

وسیم سجاد

وسیم سجاد

CHIEF JUSTICE

"پیغام"

امام احمد رضا خان بریلوی کی قدآور شخصیت نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیائے اسلام میں جانی پہچانی ہے۔ آپ ایک جیّد عالم کی حیثیت سے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپکی زندگی علمی اور ادبی کارناموں کے ساتھ ساتھ عشق رسول ﷺ سے سرشار تھی، اور آپ نے مسلمانوں کے دلوں میں عشقِ رسالت کی شمع روشن کی۔

مجھے بیحد خوشی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا آپکی دینی اور علمی تعلیمات کو پاکستان اور دوسرے ملکوں میں عام کرنے کے لئے گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکی علمی اور ادبی سرگرمیاں کافی وسیع ہیں اور اسکی نگرانی میں کتب خانے، اشاعتی ادارے اور تحقیقی ادارے قائم ہیں۔

مجھے یہ جان کر بھی خوشی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ہر سال کی طرح اس سال بھی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کررہا ہے۔ اور ایک یادگار سووینیر بھی جاری کررہا ہے۔ جس میں نمایاں ادیبوں اور مصنّفین کے مضامین شائع ہونگے تاکہ امام احمد رضا کے حالات زندگی اور علمی اور دینی کارنامے منظرعام پر آسکیں۔

میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو اس سالانہ کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ انکی یہ کوشش مسلمانوں میں محبت، بھائی چارہ اور اتحاد پیدا کرنے میں کامیاب ہو اور مسلمانوں میں آپس کی نفرتیں اور عداوتیں ختم ہو جائیں۔ آمین۔

سجاد علی شاہ

چیف جسٹس سجاد علی شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MR. JUSTICE
GUL MOHAMMAD KHAN
CHIEF JUSTICE

FEDERAL SHARIAT COURT
PAKISTAN

پیغام :

امام احمد رضا کانفرنس ، ۱۹۹۰

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا رح حسب معمول اس سال بھی ۱۲- ستمبر ۱۹۹۰ء کو عظیم مفکر اسلام ،بلند پایہ فقیہ ، اور مسلمانان ہند کے سیاسی اور فکری رہنما اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رح کی یاد میں ایک شاندار قومی کانفرنس منعقد کر رہا ہے ۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رح کو اللہ تعالیٰ نے متنوع کمالات اور صفات سے نوازا تھا ۔ علوم جدیدہ اور قدیمہ پر ان کو حیرت انگیز دسترس حاصل تھی ۔ ان کی اب تک شائع شدہ تصانیف نے علمی دنیا میں مشعل راہ کا درجہ حاصل کیا ہے ۔ اور ہر خاص و عام ان سے یکساں مستفید ہوتا ہے ۔ بعض اہم اور پچیدہ مسائل کو آپ نے عام فہم الفاظ میں بیان کیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر ان کی بلند قامت علمی شخصیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے ۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رح کا ایک نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی اتباع سنت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی ۔ اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ روشن کئے ۔ جس کی بدولت برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے باطل قوتوں کا استقامت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کرکے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کیا ۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان کانفرنس کو اعلیٰ حضرت کے علمی اور فکری کارناموں کی ترویج کا ایک ذریعہ بنائے ۔ اور اسے ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے (آمین) ۔

والسلام ۔

خیر اندیش

[دستخط]

(جسٹس گل محمد خان)
چیف جسٹس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Minister for Religious Affairs &
Minorities Affairs
GOVERNMENT OF PAKISTAN

Islamabad, the ۸ - جولائی 19۹۰

سیکرٹری

امام احمد رضا کانفرنس کراچی کے موقع پر
جناب محمد یوسف سیکرٹری وزارت مذہبی امور کا پیغام

....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی ،

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ !

مجھے بے پایاں خوشی ہے کہ ادارہ امام احمد رضا کراچی ملت اسلامیہ کے بطل جلیل اعلحضرت مولانا شاہ قاری احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں ہر سال شایان شان طریقہ سے کانفرنس کا انعقاد کرتا ہے ۔ جسمیں بیرونی ممالک اور پاکستان کے نحول علماء شریک ہو کر انکی ادبی علمی دینی و مذہبی اور روحانی و سیاسی خدمات کا اعتراف کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں ۔

اعلحضرت مولانا احمد رضا خان یوں تو ہمیدہ صفت اور ہمہ جہت شخصیت تھے اور علوم متداولہ اور فنون مروجہ میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے ۔ لیکن جذبہ عشق رسول علیہ السلام کے فروغ و اشاعت کیلئے انکا مقام بہت بلند ہے ۔ عشق رسول انکے اقوال و افعال سے مترشح تھا ۔ حضرت علامہ اقبال نے سچ فرمایا :-

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشہ دامان اوست
روح راجز عشق او آرام نیست
عشق او روز لیست کو را مام نیست

آج ضرورت اسبات کی ہے کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں باہمی مروت ، اسلامی اخوت اور اتحاد و اتفاق پیدا کیا جائے ، کیونکہ اسلامی تعلیمات کی یہی روح اور مغز ہیں ۔

مجھے امید ہے کہ آپ مجوزہ کانفرنس میں ایسے علمائے کرام کو دعوت کلام دیں گے جو ملت اسلامیہ کے منتشر اوراق کی شیرازہ بندی کیلئے لب کشائی کریں گے ، اور سامعین کو ایسی باتوں سے نوازیں گے جو استحکام پاکستان اور قومی یکجہتی کا سبب بنیں گی ۔

میری دعا ہے کہ کانفرنس ہمہ وجوہ کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ اسکے اہتمام کا آپ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ آمین ۔

مخلص

(محمد یوسف)

PHONES : OFF : 52 12 88
51 65 52

ISHTIAQ AZHAR

MINISTER
ZAKAT, USHR & RELIGIOUS AFFAIRS
GOVERNMENT OF SINDH

Karachi, dated the 3. 9. 1990

پیغام

مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے امسال ۱۲ ستمبر کو تاج محل ہوٹل کراچی میں ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و خیالات و خدمات کے حوالے سے گفتگو کی جائے گی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی، روحانی اور دینی خدمات کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ ادارہ تحقیقاتِ احمد رضا یقینی طور پر قابل پذیرائی ہے کہ وہ اس موقع پر ایک یادگاری مجلہ شائع کر رہا ہے۔

گزشتہ چند ماہ کے دوران مجھے لکھنؤ جانے کا اتفاق ہوا تو میں شاہ عبدالرزاق بانسوی کے مزار اقدس پر حاضر ہوا اور ملا نظام الدین فرنگی محلی کی کتاب مناقب رزاقیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت احمد رضا کے روحانی مدارج میں مارہرہ شریف کا جو حصہ ہے اس میں بانسہ شریف کے فیوض بھی شامل ہیں اور چراغ سے چراغ جلنے کے مصداق، اعلیٰ حضرت احمد رضا شاہ بریلوی کو حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی سے بھی فیض پہنچا ہے۔ اور وہ ان خوش قسمت بزرگوں میں شامل ہیں۔ جن میں ملا نظام الدین فرنگی محلی اور ملا انوار الحق فرنگی محلی کے نام بھی لئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا یہ دینی تعلق بھی ان کی علمی، دینی تحقیق اور روحانی نسبت کے ارتقاء اور عروج میں مددگار رہا ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے عشق اور لگاؤ کا تو ایک زمانہ معترف ہے۔ اور انکے معتقد اور پیروکار اور [illegible] ماننے والے انکی اس خوش قسمتی پر جتنا ناز بھی کریں کم ہے۔

[illegible]

ISHTIAQ AZHAR
Minister for
Zakat, Ushr, and Religious Affairs,
Sindh, Karachi.
3/9/90

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

۱۸/اگست ۱۹۹۰ء

جناب مکرم! سلام مسنون۔

آپ ہر سال امام احمد رضا خان کانفرنس کے انعقاد کے ذریعہ ہمیں موقع دیتے ہیں کہ ہم انیسویں صدی اور بیسویں صدی میں برعظیم جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی دینی، ملی اور اجتماعی زندگی پر مولانا احمد رضا خان صاحب کے اثرات کا مطالعہ کرسکیں۔ ان کی اہمیت، جامعیت اور علمیت کے سب ہی معترف ہیں۔ اتفاق اور اختلاف دوسری بات ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے مولانا مرحوم ومغفور کے قد و قامت میں اضافہ نہیں ہوتا، بلکہ ہم اپنے ماضی کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔

حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ ان مفکروں میں سے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی جداگانہ قومیت اور تشخص کو قوت دی اور دلائل کے ساتھ پیش کیا اور مسلمانوں کو کافرانہ سیاست کے خم و پیچ سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔

میرے علم کی حد تک ہیئت، فلکیات، علم ریاضی اور دوسرے سائنسی علوم میں مولانا احمد رضا خان صاحب کو جو دسترس حاصل تھی اس میں وہ اپنے معاصر علماء میں نہایت ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ سائنس کے ایک ادنیٰ طالب علم اور استاد ہونے کی حیثیت سے میں اس بات سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے نظام تعلیم میں سائنسی علوم اور اپنے دینی علوم کو ہم آہنگ کرکے مولانا احمد رضاخان کی خدمت میں عملی اور قائم رہنے والا خراج عقیدت پیش کرسکتے ہیں۔ ایک ہمہ گیر اور جامع نظام تعلیم ہی ہمارے مستقبل کی تعمیر و تشکیل کرسکتا ہے۔

میں آپکا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ۱۹۹۰ء کے مجلہ کے ذریعہ مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔

نیاز مند

سید ارتفاق علی

(سید ارتفاق علی)

جناب سید وجاہت رسول قادری
نائب صدر، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا،
کراچی۔

۴۳۲۶۹۹
۴۳۲۱۶۱/۲۱۰
فون نمبر

بلدیہ عظمیٰ کراچی

میئر کراچی

محمد علی جناح روڈ، کراچی

مراسلہ نمبر
مورخہ

پیغام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی قد آور شخصیت کسی تعارف یا مدح سرائی کی محتاج نہیں۔ آپ کا شمار جنوبی ایشیا کی ان بے مثال شخصیات میں ہوتا ہے جنہیں روحانی علوم و فنون کی درسگاہ کہا جاتا ہے۔ اس خطہ میں آپ کی دینی و روحانی، سیاسی و فکری اور معاشرتی تعلیمات کی روشنی نے ایسے چراغ جلائے جنکی چمک آج تک اہل علم و بصیرت کے دل و دماغ کو روشن کرتی رہی ہے۔ آپ کی شخصیت اور کارناموں کو ضابطۂ تحریر میں لانا گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے تاہم آپکے دینی و مذہبی، معاشی و معاشرتی، علمی و ادبی اور اصلاحی کارناموں سے نئی نسل کو آشنا کرنا بھی ضروری ہے لہٰذا اس ضمن میں "ادارۂ تحقیقاتِ احمد رضا" کی ان کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش نہ کرنا زیادتی ہوگی۔

آج کے پُر آشوب دور میں جبکہ لوگوں کے قلوب و اذہان پر عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے مادیت پرستی کا غلبہ نظر آتا ہے ایسی کاوشوں کی اہمیت یوں بھی دوچند ہو جاتی ہے۔ تاریخ میں ایسی شخصیتیں کم ہی ملیں گی جنہیں بیک وقت کئی علوم میں مکمل دسترس حاصل ہو جنمیں دینی و روحانی، سیاسی و فکری، معاشرتی و معاشی اور علمی و ادبی تحقیقات شامل ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ہمہ گیر شخصیت، کثیر التصانیف مفکرِ دین اور مجدد ملت کی دینی و فقہی اور علمی و ادبی نگارشات اور تالیفات کو دنیائے علم و ادب کے گوشے گوشے میں پہنچایا جائے کیونکہ یہ رمزِ مسلمانی بھی ہے اور ضرورتِ وقت بھی۔

مجھے امید ہے کہ "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا" نے آپ کی علمی و ادبی اور مذہبی خدمات کو لوگوں میں عام کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے اسمیں انہیں ضرور کامیابی نصیب ہوگی اور آپ کی تعلیمات کے چراغ رہتی دنیا تک جلتے رہیں گے۔

خادمِ شہر

(دستخط)

(ڈاکٹر محمد فاروق ستار)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا خان کے نام
وفاقی وزیر مذہبی امور و اقلیتی امور
جناب خان بہادر خان کا پیغام

محترمی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ملت اسلامیہ کے بطل جلیل حضرت مولانا شاہ قاری حافظ احمد رضا خان بریلوی کے افکار عالیہ کے فروغ کیلئے ہر سال ایک شاندار کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ اس ضمن میں میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔

حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ بلاشبہ دنیائے اسلام کے وہ عظیم دانائے راز تھے جنہوں نے نہ صرف ایک عالم با عمل کی حیثیت سے مسلمانوں کی معاشیات و معیشت کا قبلہ راست کرنے کیلئے قابل قدر کوششیں کیں بلکہ انکی سیاسیات کو بھی درست منہاج پر چلایا۔ انہوں نے مسلمانان برصغیر کے دلوں کو جذبہ عشق رسول سے نواز اور اتحاد بین المسلمین کا درس دیا۔

آج کے دور میں ہمیں ایسے نفوس قدسیہ کی تعلیمات پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ مذکورہ کانفرنس میں ایسے موضوعات زیر بحث لائے جائیں گے جن سے ملک و ملت کی بہتری اور مسلمانوں کا بھلا ہو۔

مخلص

(خان بہادر خان)

Prof. Dr. Farman Fatehpuri (S.I.)
M.A., LL.B., B.T., Ph.D., D.Litt.
Chief Editor & Secretary
URDU DICTIONARY BOARD
Ministry of Education, Govt. of Pakistan
Gulshan-e-Iqbal No. 5, Karachi-47.
Phones: Office. 468887 - 464839
Res. 463367 - 462635

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری (ستارۂ امتیاز)
ایم اے، ایل ایل۔ بی، بی۔ٹی، پی ایچ۔ڈی، ڈی۔لٹ
مدیر اعلیٰ و معتمد
اردو لغت بورڈ
وزارت تعلیم حکومت پاکستان
گلشن اقبال نمبر ۵، کراچی ۴۷
فون: دفتر: ۴۶۸۸۸۷ — ۴۶۴۸۳۹
رہائش: ۴۶۳۳۶۷ — ۴۶۲۶۳۵

امام احمد رضا خاں برعظیم پاک و ہند کے علماء و صلحا میں کئی حیثیتوں سے ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مخالفین کے ہزار شور و غوغا کے باوصف سوادِ حنفیہ میں ان کا حلقہ اثر سب سے بڑا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف علوم دینی پر نہیں بلکہ کئی علوم دنیوی پر بھی مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ان کی سیاسی بصیرت بھی اپنے ہم عصر سیاسی مفکرین سے کسی طرح کم نہ تھی بلکہ ان کے شعور سیاسی کو تاریخ ساز کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے اور ان کے تلامذہ نے دو قومی نظریئے کی تائید کی اور قیام پاکستان کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا چوتھے یہ کہ جنوبی ہند کے ممتاز علمائے دین میں وہ پہلے شخص ہیں جو اردو کے ایک عظیم نعت گو شاعر بھی ہیں پانچویں یہ کہ قرآن پاک کے مفسر و مترجم اور مفتی دین کی حیثیت میں انہوں نے رسائل و کتب کی صورت میں جتنا بڑا ذخیرہ علم و ادب ہمیں دیا ہے شاید ان کے ہم عصر کسی دوسرے عالم نے نہیں دیا۔

امام احمد رضا خاں کی یہ وہ انفرادی خصوصیات ہیں جن کی بنا پر وہ سارے علمی و ادبی حلقوں میں قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ خاص و عام سب ہی ان کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور اپنے اپنے طور پر تحقیقی کام کر رہے ہیں لیکن اس سلسلے میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے ارکان خصوصیات سے ہم سب کی جانب سے تشکر یئے کے مستحق ہیں کہ انھیں کی کوششوں سے ہر سال خاص اہتمام کے ساتھ امام احمد رضا خاں کانفرنس کا انعقاد عمل میں آتا ہے ملک و بیرون ملک کے ممتاز علماء اور دانشور اس کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں اور مقالات پڑھتے ہیں۔ پھر یہ مقالات کتابی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں اور اس طرح امام احمد رضا خاں کے مشن کو سال بہ سال آگے بڑھانے میں مدد دیتے ہیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی ان کوششوں کے نتیجے میں خصوصیت سے قابلِ ذکر کام یہ ہوا ہے کہ امام احمد رضا خاں کے معاندین و مخالفین نے ان کے علم و فکر اور شخصیت و کردار کے بارے میں جو غلط بیانیاں کی تھیں اور جو الزام تراشیاں کیں ان سب کا ازالہ ہو گیا ہے اور آج طلبہ سے لے کر اساتذہ تک اور علمائے نظام سے لے کر صوفیائے کرام تک سارے حلقوں میں ان کا نام ادب و احترام سے لیا جاتا ہے یوں سمجھ لیجئے کہ ان کی شخصیت اور علم و فکر کے مختلف شعبوں پر کذب و افترا کی جو گرد علمائے سو نے جما دی تھی۔ وہ ہر طرح دور کر دی گئی ہے اور اب امام احمد رضا خاں کا نام اور کام از سر نو ہماری فضائے حیات میں سورج کی طرح چمک رہا ہے۔

(ڈاکٹر فرمان فتح پوری)

تعارف

سرپرست وارکین مجلس عاملہ

سرپرست

حضرت علامہ شمس الحسن شمس المعروف بہ شمس بریلوی

آپ دنیائے علم وادب کی ایک مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ تقریباً چالیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصانیف نہ صرف خواجہ تاشان رضویت کے لیے باعث فخر و ناز ہیں بلکہ غیروں نے بھی آپ کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔ آپ نے معارف رضا اور ادارۂ تحقیقات امام رضا کو ہمیشہ اپنی نگارشات سے نوازا۔ معارف رضا میں آپ کے تحقیقی مضامین بڑے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ خواجہ تاشان رضویت آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ نے حضرت امام رضا کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ پیش کرکے دنیائے رضویت کی ایک بے مثال خدمت انجام دی ہے ادارہ آپ کی ایک محققانہ کتاب "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" کی جلد اوّل ۱۹۸۵ء میں اور جلد دوم ۱۹۸۶ء میں پیش کرچکا ہے۔ حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۹۸۶ء میں منعقد ہونے والے مقابلۂ کتب سیرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی تحریر کردہ کتاب "سرورِ کونین کی فصاحت" کو اوّل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور صدر جنرل محمد ضیا الحق نے سند اور نقد انعام سے آپ کو نوازا۔

سرپرست

والامرتبت محقق و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

پی ایچ ڈی، پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج سکھر سندھ

آپ دنیائے رضویت میں اپنی تحقیقات اور امام احمد رضا قدس سرہٗ پر اپنی بہترین محققانہ نگارشات کے باعث ایک محبوب و مشہور شخصیت ہیں۔ بلا خوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ نے اپنی فکر کے انمٹ اور انمول جواہر پارے جو دنیائے رضویت کے سامنے پیش کیے ہیں۔ خواجہ تاشان رضویت اس کے شکریے سے کسی طرح بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔

آپ نے اپنے زور قلم سے اعلیٰحضرت امام رضا کے علمی، تحقیقی اور مذہب حنفی پر آپ کی فقید المثال تحریروں کا لوہا غیروں سے بھی منوالیا۔ آپ پندرہ سال سے شب و روز اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ زمانے کی ناساعدت سے جو دبیز پردے اعلیٰحضرت امام رضا کی عروس فکر پر پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر اس شاہد رعنا جمال ہوش ربا سے نگاہوں کو حیرت زدہ کردیں۔ آپ کی تحقیقات میں "اُجالا" ایک شاہکار حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ نے اس کا سندھی میں ترجمہ آپ کی خدمت میں ۱۹۸۶ء میں پیش کیا تھا۔ اس سال آپ کے قلم کا ایک اور شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "رہبر و رہنما" پیش کرکے ہم اپنا سر افتخار سے بلند کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے ذہنی و علمی کارناموں کو عوام الناس میں روشناس کروایا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی تصانیف کو متعارف کروانے میں بھی بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی زیر نگرانی ملکی اور غیر ملکی اسکالرز مختلف جامعات میں تحقیقی مقالات قلمبند کررہے ہیں حال میں اوشا سانیال نے کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے پی ایچ ڈی کا مقالہ "امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت" مکمل کرکے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اوشا سانیال نے زیادہ تر مواد ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں تیار کیا اس کے علاوہ لندن یونیورسٹی سے پروفیسر عنایت الدین تحقیقی مقالہ تیار کررہے ہیں جس میں ڈاکٹر صاحب مکمل نگرانی کررہے ہیں۔ پاکستان میں جامعہ کراچی سے ڈاکٹر صاحب کی ڈائرکٹرشپ میں پروفیسر مجید اللہ قادری اور پروفیسر محمد اسحاق مدنی بھی اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار کررہے ہیں۔

بانی و صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

سیّد ریاست علی صاحب قادری رضوی

ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا قدس سرہٗ کو اگر ایک جسد سے تعبیر کیا جائے تو ہمارے سیّد صاحب اس کی روح ہیں۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا کی یہ شہ رگ اور ایک وتین ہیں کہ اس کے سارے جسم میں اس کے ذریعے خون پہنچ رہا ہے۔ سیّد صاحب اعلیٰحضرت امام رضا قدس سرہٗ کے فرزندِ اصغر حضرت مولینا مصطفےٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے مشرف بہ بیعت ہیں اور خلیفہ ماذون و مجاز ہیں۔ سیّد صاحب کے والدِ ماجد اعلیٰحضرت سے مشرف بہ بیعت تھے۔

ٹیلی فون انڈسٹریز آف پاکستان میں اسسٹنٹ منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جرمن زبان سے انگریزی زبان میں مترجم کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ چار سال جرمنی میں رہ چکے ہیں۔

سیّد ریاست علی قادری صاحب نے آج سے دس سال قبل اعلیٰحضرت کے جذبہ فداکاری سے سرشار ہوکر "معارفِ رضا" کا پہلا شمارہ نکالا تھا۔ اس وقت حضرت شمس بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مولانا محمد اطہر نعیمی اور جناب محمد شفیع قادری نے ان سے بھرپور تعاون کیا۔ سیّد صاحب کی شب و روز کی جانکاہ محنت نے مجلّہ کو کامیاب بنایا۔ امام احمد رضا کانفرنس آپ کے نصب العین کی ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آئی۔ اپنوں اور غیروں نے بے حد سراہا۔ دانشور طبقہ اس کانفرنس کی بدولت امام احمد رضا اور ان کے پائیگاہ علم اور ان کے تبحّر سے آگاہ ہوا اور اس کانفرنس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

دنیائے رضویت سیّد صاحب کی ذات پر نازاں ہے اور اُن کے فروغِ عمل کے لیے دُعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ سیّد صاحب کو اس راہ میں حسبِ دلخواہ کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نائب صدر

جناب صاحبزادہ وجاہت رسول قادری

ایم۔ اے (معاشیات)

ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ، انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان

آپ حبیب بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں اور زکوٰۃ سیل کے انچارج ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف عالمِ دین اور مبلغِ اسلام حضرت سیّد ہدایت رسول صاحب آپ کے جدِّ امجد ہیں۔ ماشاء اللہ ایک مردِ صالح اور ایسے جمیل اور پاکیزہ کردار کے حامل ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو ان کے رنگ میں رنگ دے۔ بنک کی ملازمت دینی کاموں میں حارج نہیں ہوتی۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شیدائیوں میں ہیں اور ان کے نام سے جو کام بھی ہونا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ایک طرف تو دفتر کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سنبھالتے ہیں تو دوسری طرف ادارہ کی دامے درمے وسخنے ہر طرح مدد کرتے ہیں اور دوسری جانب اعلیٰحضرت سے آپ کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ اگر ادارہ کو ان کی ضرورت کسی وقت بھی ہو اپنے آرام کا خیال کیے بغیر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نائب صدر

جناب شفیع محمد قادری

ادارے کے بنیادی اراکین میں سے ایک نمایاں شخصیت ہیں اور اس کے ابتدائی دور میں ہر طرح سے ادارے سے منسلک لوگوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ہیں۔ ہر چند کہ آپ کہ آپ کی کاروباری مصروفیات بے انتہا ہیں لیکن پھر بھی اگر مسلکِ اعلیٰ حضرت کا معاملہ ہو تو پھر ہر کام کو چھوڑ کر اس کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دامے درمے سخنے قدمے ہر طرح پیش پیش رہتے ہیں۔ ادارے کو جب بھی کسی قسم کی مالی پریشانی سے واسطہ پڑتا ہے۔ شفیع صاحب کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ ادارے کا موجودہ آفس آپ ہی کے تعاون کا ثمر ہے۔

جوائنٹ سیکریٹری

پروفیسر مجید اللہ قادری

ایم اے اسلامیات۔ ایم ایس سی (ارضیات) گولڈ میڈلسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ارضیات جامعہ کراچی، کراچی

آپ ہمارے سرپرست جناب شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری کے نوجوان اور صالح فرزندِ اصغر ہیں۔ ادارہ تحقیقاتِ امام رضا کے سرگرم معاون اور معتمد ہیں۔ یہ کہنا مبالغے سے بالکل خالی نہ ہوگا کہ اگر آپ کی کوششیں اور بھرپور توجہ ادارہ کے شاملِ حال نہ رہتی تو ہم اس راہ میں بمشکل ہی گامزن رہ سکتے تھے۔

شیخ حمید اللہ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس دورِ تجدد پسندی اور مغربیت نوازی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرزند دین کی راہ میں اس طرح سرگرم اور رضویت کا ایسا شیدائی ہے کہ ہر آن اور ہر لمحہ اس کی یہی کوشش ہے کہ سرورِ کونین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و رفعنا لک ذکرک کے نغمے سے ذہن و ایمان ہر وقت گونجتے رہیں ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

پروفیسر مجید اللہ قادری نہ صرف ادارہ کی بے انتہا ذمہ داریاں کا بیشتر بوجھ احسن طریقہ پر اٹھاتے ہیں بلکہ کتابت طباعت و اشاعت

۱۹۸۶ء میں پیش کیا گیا اس کے علاوہ آپ کے قلم کا ایک اور شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "رہبر و رہنما" کا انگریزی ترجمہ ۱۹۸۹ء میں پیش کیا گیا۔

جوائنٹ سیکریٹری

پروفیسر عبدُ الرّحمٰن قادری ایم اے اردو

پروفیسر شعبہ اردو جامعہ ملیہ کالج کراچی

اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم کہ قوم کے نوجوانوں میں بھی جذبۂ ایمانی کا جوش و خروش ہے۔ کاش قوم کے تمام نوجوان اس رنگ میں رنگ جائیں تو بیڑا پار ہو جائے۔

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن قادری ایک بالغ نظر نوجوان ہیں، کئی سال سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو آپ کا تعاون حاصل ہے جو ہمارے لیے اس راہ میں کامیابی و کامرانی کا... موجب ہے۔

اللہ اگر توفیق نہ دے، انسان کے بس کا کام نہیں۔

سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات

پروفیسر حافظ قاری عبد الباری

(ایم اے اسلامیات) پروفیسر جامعہ ملیہ کالج کراچی

حافظ قاری عبدالباری صاحب ایم اے اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی بھی ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب مولوی عبداللطیف صاحب اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے عقیدتمندوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول فاضل بریلوی کی محبت اور عقیدت سے سرشار تھا۔ عنفوانِ شباب ہی سے آپ بھی اسی راہ پر گامزن رہے۔ جب علم و فضل نے ذہن کو مزید جلا بخشی تو اس عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

پروفیسر موصوف ادارۂ تحقیقات امام رضا سے اپنی عقیدت کے باعث خصوصی رابطہ رکھتے ہیں اور اس ادارے کے سرگرم معاون ہیں۔

فنانس سیکریٹری

منظور حسین جیلانی

بی کام ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ
انسٹیٹیوٹ آف بنکرز آف پاکستان (گولڈ میڈلسٹ)
آپ بھی حبیب بینک لیمٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ کا تعلق بریلی شریف سے ہے اور حضور مفتئ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کے پیش نظر وسط ۱۹۸۶ء میں ادارہ سے منسلک ہوئے تاکہ ادارہ کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے۔ ان کی شمولیت کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں کا دائرہ کار بے انتہا وسیع ہوا ہے۔ آپ کی مساعی میں ادارہ کا باقاعدہ رجسٹریشن، ادارہ کے اپنے دفتر کا قیام، امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ہر سال ایک مجلہ کا اجراء شامل ہیں۔ آپ ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

محمد عبدالقیوم خان صابری

صالح نوجوان اور پُرجوش دینی وسماجی کارکن ہیں۔ رامپور (یو۔پی۔انڈیا) کے ایک بزرگ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ سیاسیات میں ایم۔اے ہیں اور پاکستان اسٹیل میں جونیئر آفیسر ہیں۔ مختلف دینی، ادبی اور سماجی انجمنوں کے عہدیدار رہے ہیں انہوں نے اسلامی تہوار اور مقدس ایام کے اعمال اور دعاؤں کی بابت کئی مفید کتابچے شائع کئے ہیں۔ گذشتہ سال سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کا خصوصی ممبر بننے کے بعد سرگرم خدمت انجام دینے کے نتیجہ میں ادارے کے ارکان نے سیکریٹری تعلقاتِ عامہ منتخب کیا ہے۔ جب سے آپ ادارے کے مقاصد کے حصول اور ہر پروگرام کی کامیابی کے لئے پورے جذبہ وخلوص سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبۂ خلوص کو قبول فرمائے۔ (آمین)

نگار عرفانی چشتی صابری

نگار عرفانی چشتی صابری کہنہ مشق صحافی اور ادیب ہیں زمانۂ تعلیم ہی سے مطالعۂ کتب اور مضمون نگاری اُن کے خاص مشاغل رہے ہیں۔ موصوف تقریباً بیس سال تک روزنامہ اخبارات میں ایڈیٹر رہے، کچھ عرصے بلدیہ حیدرآباد میں افسر اطلاعات بھی رہے۔ متعددِ علمی وادبی، ثقافتی، سماجی اور صحافتی انجمنوں سے وابستہ رہے اور ان کے تنظیمی مسائل بھی حل کئے ہیں موصوف نے بلدیہ حیدرآباد کے دو ضخیم اور حسین یادگار سوونیئر (مجلّے) بھی ترتیب دیئے ہیں جن میں بلدیہ اور شہر حیدرآباد کی مکمل تاریخ اور مسائل پورے اعداد وشمار کے ساتھ لکھے ہیں چند کتابیں بھی تالیف کی ہیں ایک صاحبِ طرز ادیب اور تجربہ کار صحافی کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کے مقاصد، پروگرام اور کارکنوں کے خلوص سے متاثر ہو کر ادارے کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں اور اعلیٰ حضرت سے متعلق لٹریچر کو انگریزی میں منتقل کرنے کا اہم کام انجام دے رہے ہیں اس اعتبار سے آپ ادارے کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

ادارہ کے عملہ کا تعارف

محمد امتیاز فاروق

ادارہ کے کل وقتی سیکرٹری ہیں، ایک صالح، باشرع اور نیک نوجوان طالب علم ہیں۔ ادارہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سلسلہ تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اتنی کم عمری میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ان کی عقیدت دیکھ کر یقین ہے کہ وہ اس مشن کو جاری وساری رکھنے میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

اقبال احمد قادری اختری

آپ ایک باشرع، نیک اور صالح نوجوان ہیں دینی تعلیم سے بے انتہا لگاؤ ہے۔ مفتی اختر رضا خاں الازہری سے شرف بیعت حاصل ہے۔ ادارہ ہذا میں نائب سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں یہ دونوں نوجوان ادارہ کے دو مضبوط ستون کی مانند ہیں۔
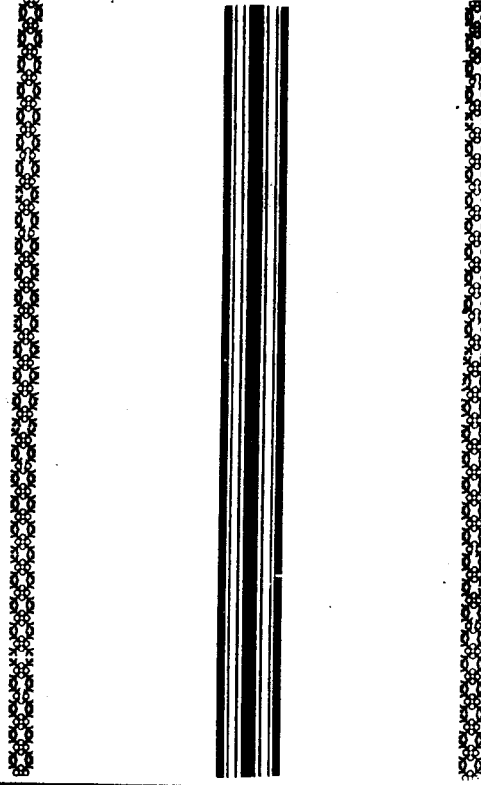
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

امام احمد رضا خاں کے ماہ و سال

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۱: ولادت باسعادت	۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء
۲: ختم قرآن کریم	۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۰ء
۳: پہلی تقریر	ربیع الاول ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء
۴: پہلی عربی تصنیف	۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء
۵: دستارِ فضیلت	شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء (بعمر ۱۳ سال، ۱۰ ماہ، ۵ دن)
۶: آغازِ فتویٰ نویسی	۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۷: آغازِ درس و تدریس	۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۸: ازدواجی زندگی	۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء
۹: فرزندِ اکبر مولانا محمد حامد رضا خان کی ولادت۔	ربیع الاول ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء
۱۰: فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
۱۱: بیعت و خلافت	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۲: پہلی اردو تصنیف	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۳: پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۴: شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازتِ حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۵: مفتیٔ مکہ شریف عبدالرحمٰن السراج مکی سے اجازتِ حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۶: شیخ عابد کے تلمیذِ رشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح، جمیل اللیل مکی سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۷: احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدۂ "انوارِ الٰہیہ"۔	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۸: مسجدِ خیف (مکۂ معظمہ) میں بشارتِ مغفرت۔	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۹: زمانۂ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدمِ جواز کا فتویٰ۔	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء
۲۰: تحریکِ ترکِ گاؤ کشی کا سدِّ باب۔	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء
۲۱: پہلی فارسی تصنیف	۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء
۲۲: اردو شاعری کا سنگھار قصیدۂ معراجیہ کی تصنیف	قبل ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ء
۲۳: فرزندِ اصغر مفتیٔ اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں کی ولادت۔	۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء
۲۴: ندوۃ العلماء کے جلسۂ تاسیس (کانپور) میں شرکت	۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء
۲۵: تحریکِ ندوۃ سے علیحدگی۔	۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء
۲۶: مقابر پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق۔	۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء
۲۷: قصیدۂ عربیہ آمال الابرار و آلام الاشرار۔	۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
۲۸: ندوۃ العلماء کیخلاف ہفت روزہ اجلاس پٹنہ میں شرکت۔	رجب ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
۲۹: علمائے ہند کی طرف سے خطاب مجددِ مأتہ حاضرہ	۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
۳۰: تاسیس دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی۔	۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء
۳۱: دوسرا حج اور زیارت، حرمین الشریفین	۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء
۳۲: امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے استاد شیخ حامد احمد محمد جدادی مکی کا مشترکہ استفتاء، اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب۔	۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء
۳۳: علماء مکۂ مکرمہ اور مدینہ کے نام سنداتِ اجازت خلافت۔	۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء
۳۴: کراچی آمد اور مولانا محمد عبدالکریم رئیس سندھی سے ملاقات	۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء

نمبر	واقعہ	سنہ
۳۵	احمد رضا خاں کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت	۱۳۲۵ھ سنہ ۱۹۰۷ء
۳۶	شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعتراف مجددیت۔	۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۳۷	قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۳۸	شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب "امام الائمہ المجدد لہٰذہ الامۃ"	یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۳۹	حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب خاتم الفقہاء والمحدثین۔	۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۴۰	علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب۔	قبل ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۱	ملت اسلامیہ کے لئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان۔	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۲	بہاول پور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتا اور احمد رضا خاں کا فاضلانہ جواب۔	۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۳	مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ۔	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۴	ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی۔	مابین ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء و ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء
۴۵	انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثناء	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
۴۶	صدر الصدور صوبہ جات دکن کے نام ارشاد نامہ	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
۴۷	تاسیس جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی۔	تقریباً ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۷ء
۴۸	سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق۔	۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء
۴۹	امریکی ہیئت داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکست فاش	۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء
۵۰	آئزک نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۱	رد حرکت زمین پر فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۲	فلاسفۂ قدیمہ کا رد بلیغ	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۳	دو قومی نظریہ پر حرف آخر	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۴	تحریک خلافت کا افشائے راز	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۵	تحریک ترک موالات کا افشائے راز۔	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۶	انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان۔	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۷	وصال۔	۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء
۵۸	مدیر "پیسہ اخبار" لاہور کا تعزیتی نوٹ۔	یکم ربیع الاول ۱۳۴۰ھ / ۳ نومبر ۱۹۲۱ء
۵۹	سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی تتوی کا تعزیتی مقالہ	۱۳۴۱ھ / ستمبر ۱۹۲۲ء
۶۰	بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف ملا کا خراج عقیدت۔	۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء
۶۱	شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا خراج عقیدت۔	۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامِ وقت مجدّدِ دین وملّت الشاہ احمد رضا خاں محدّث بریلوی قدس سرہٗ کے ۷۱ ویں یوم وصال کے موقع پر ہم ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرانے پر دِلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ امام احمد رضا نے عالم اسلام کی یکجہتی اور فلاح وبہبود کے لئے ساری عمر جو جدوجہد کی اسے ہر حال میں جاری وساری رکھیں گے

پیغام منجانب

محترم محمد رفیق قادری صاحب منیجنگ ڈائریکٹر ایوب سوپ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اعلیٰ حضرت

ایک جامع صفات شخصیت

مولانا
کوثر نیازی
سابق وفاقی وزیر
حکومت پاکستان

جامع صفات شخصیات تو بہت گزری ہیں مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ جب ایک غیر جانبدار مبصّر کم سے کم برصغیر پاک و ہند کو دیکھتا ہے تو اتنی جامع صفات شخصیت جیسے حضرت شاہ احمد رضا خاں کی ہے اور دوسری کوئی نظر نہیں آتی۔ کون سا علم تھا جس میں ان کو دسترس نہ تھی وہ علم قرآن ہو علم حدیث ہو علم فقہ ہو علم تفسیر ہو علم ہندسہ ہو علم ریاضیات ہو علم مناظرہ ہو علم فلسفہ ہو جس میں انہیں عبور حاصل نہ ہو۔ وہ بیک وقت سیاست داں بھی تھے فقیہہ بھی متکلّم بھی تھے مفسّر بھی مفکر بھی تھے۔ ادیب بھی۔ خطیب بھی تھے۔ محدّث بھی اور جس جس میدان میں انھوں نے قدم رکھا اس میدان میں جو انھوں نے پرچم گاڑھ دیئے وہ آج تک لہرا رہے ہیں۔

سیاست میں ہم دو قومی نظریئے کو علامہ اقبال اور قائدِ اعظم محمد علی جناح سے منسوب کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے ایک قوم ہونے کی مخالفت و تردید جس شدّ و مد سے امام احمد رضا خاں نے کی وہ کسی اور نے نہیں کی۔ یہ دونوں حضرات بھی اس معاملے میں ان کے مقتدی ہیں انکے راہنما نہیں۔

تحریکِ ترک موالات، تحریک ہجرت، تحریک خلافت اور ایک اور بحث کہ ہندوستان دارالاسلام ہے یا دارالحرب ان سارے موضوعات پر جو امام احمد رضا کا نقطۂ نظر تھا ہر چند کہ آج بھی اس پر گرد اڑائی جا رہی ہے لیکن علمی سیاست کے تقاضوں سے جس قدر ہم آہنگ اور دینی اقدار کی ترجمانی سے جس قدر نزدیک اور حقیقت پر مبنی ان کا مؤقف ہے کسی اور کا نہیں تحریکِ ترکِ موالات میں جب قائدین کانگریس نے یہ صدا دی کہ انگریز کے ساتھ ہر قسم کا تعلق ختم تو انھوں نے کہا کہ صرف انگریز سے ہی کیوں ہندو سے کیوں نہیں؟ ہر مشرک اور تمام کافر کے بارے میں ترک موالات کا وہی حکم ہے جو انگریز کے بارے میں ہے۔ پھر ہندو کے ساتھ مل کر انگریز کے خلاف یہ تحریک چلانا گاندھی کی آندھی میں گرفتار ہونے کے مترادف تھا۔ اعلیٰ حضرت نے جو اس سلسلے میں سیاسی بصیرت کا مظاہرہ کیا وہ حقیقتاً مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے عین مطابق تھا اور اس سے بچانے کے لئے جو نقطۂ نظر آپ نے اختیار کیا اس کے لئے کسی اور کی ہمّت نہیں پڑی۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ انگریزوں کے حامی تھے۔ لیکن انگریز سے آپ کو اتنی نفرت تھی کہ اپنے فتوے میں انگریز کی کچہری میں جانا حرام قرار دیا اور جب مقدمہ قائم ہوا تو وہ کبھی انگریز کی کچہری میں نہ گیا ہو اس لئے کہ انگریز کی کچہری میں جانا اس کے نزدیک حکم الٰہی کے قوانین کے خلاف تھا۔ اور جس نے خط لکھا اور لفافے پر ٹکٹ جس پر ملکہ اور انگریز بادشاہ کی تصویر تھی ہمیشہ الٹا لگایا تا کہ اس کا سر نیچا نظر آئے اور جس نے اپنی وفات سے دو گھنٹے قبل یہ وصیّت کی کہ اس گھر میں جہاں کاغذ کے انبار ہیں جتنے ڈاک میں آئے ہوئے وہ خطوط اور لفافے ہیں جس پر ملکہ یا بادشاہ کی تصویر ثبت ہو یا جتنے روپے اور سکّے ہوں جن پر ان کی تصویر ہو وہ سب نکال دیئے جائیں تا کہ فرشتہ ہائے رحمت کو آنے میں دشواری نہ ہو۔ ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ انگریزوں کے حامی تھے یہ ایسی بات ہے کہ کوئی منکسر المزاج اس کو قبول نہیں کر سکتا۔

اگرچہ لوگ نہیں جانتے کہ دو قومی نظریئے کو عام کرنے میں اور پاکستان کی وہ بنیاد جس پر یہ محل استوار ہے اس کو قائم کرنے میں جو خدمات امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے انجام دیں وہ کسی اور نے نہ دیں۔

شہرت اگرچہ آپ کو فقیہ ہونے کی حیثیت سے ہے اور فقیہ بھی آپ کس پائے کے تھے کہ فتاویٰ رضویہ جو بارہ جلدوں میں موجود ہے اگر آج اسے جدید تصانیف کے طور طریقوں کے مطابق جمع کیا جائے جیسے کہ آجکل کے مصنفین مولفین اور اہل قلم کی کتابیں چھپتیں ہیں تو میں کہتا ہوں کہ کم سے کم ۵۰ سے ۷۵ کے درمیان جلدیں ان کے فتاویٰ سے تیار ہو سکتی ہیں اور اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ فتاویٰ عام ہوں۔ آج اسلامی نظریاتی کونسل کو یہ دشواری درپیش ہے کہ مسائل کیسے حل ہوں اور جو واقعی یہ چاہتا ہے کہ پاکستان کو اسلامی قوانین کی بنیاد پر ایک اسلامی مملکت میں ڈھال دیا جائے تو اس کے لئے تنہا فتاویٰ رضویہ

ہی کافی ہے۔

دیوبندی مکتب فکر کے ایک مشہور عالم دین مفتی محمد شفیع دیوبندی کہنے لگے کہ جب مولانا احمد رضا خاں صاحب کی وفات ہوئی تو مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع دی تو انھوں نے بے اختیار ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔ جب وہ دُعا کر چکے تو حاضرینِ مجلس میں سے کسی نے پوچھا کہ وہ تو آپ کو عمر بھر کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ تو کہا یہی بات سمجھنے کی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ ان کی نظر میں ہم نے توہین رسول کی۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اور پھر یہ سمجھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کے فتوے نہ لگائیں تو وہ خود کافر ہو جائیں۔

ان کے فتاویٰ میں جو شدت تھی اس کا سبب عشقِ رسول ہی تھا۔ ملّت اسلامیہ کو اگر متحد کیا جا سکتا ہے تو صرف عشقِ رسول کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔ کوششیں کامیاب اس لئے نہیں ہوتیں کہ پلیٹ فارم مختلف ہیں۔ اسٹیج دوسرے ہیں، عشقِ رسول کے اسٹیج سے آیئے اور ملتِ اسلامیہ کو متحد کیجئے۔ اعلیٰ حضرت کا پیغام فساد نہ تھا، اتحاد تھا، نفاق نہ تھا بلکہ اتفاق تھا۔

فقیہی ہونے سے بھی زیادہ عام آدمی تک آپ کی شہرت شاعری کے حوالے سے ہوئی۔ آپ کی نعت گوئی ایک ایسا سکہ رائج الوقت تھا کہ ہر شخص اس سے مستفیض ہو رہا ہے۔ آپ کا وہ سلام۔

مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

آپ کو علم ہوگا کہ میں شاعری کا ایک طالب علم ہوں، مذہبیات پر بھی میری نظر ہے اور عربی، اُردو، فارسی کے جو نعتیہ ذخائر ہیں وہ بھی میں نے دیکھے ہیں۔ میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اُردو زبان کا قصیدۂ بُردہ ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں پوری اُردو زبان کی نعتیہ شاعری ایک طرف اور اُردو زبان کی تمام شاعری فن کے اعتبار سے ایک طرف اور یہ سلام ایک طرف اور پھر جو قافیہ، جو علم، جو زبان، جو سوز و گداز اس سلام کے اندر ہیں آج تک کسی زبان کی شاعری میں موجود نہیں، ایک ایک شعر کی اگر شرح لکھی جائے تو کتابوں کی ایک بڑی تعداد تیار ہو جائے مجھے افسوس ہے کہ اہلِ قلم نے اس جانب توجہ نہیں دی ورنہ تنہا ایک ایک شعر پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اس کی تشریح میں آپ نے قرآن کے، حدیث کے اور سیرت کے ایسے اسرار ایسے معارف اور ایسے حقائق بیان کئے ہیں کہ جن کی شرح میں تو دفتر کے دفتر قائم ہو جائیں۔

ایک شعر پڑھتا ہوں، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ نے کسی زبان کی شاعری میں سرکار کے رِیش مبارک کی تعریف نہ سُنی ہوگی اور سُنی ہوگی تو یوں نہ سُنی ہوگی۔ جیسے مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے کی ہے۔

تصوّر کیجئے ایک نہر ہے اس کے ارد گرد سبزہ اُگا ہوا ہے اس سبزے کی وجہ سے نہر کا حسن بڑھ گیا ہے اب نہر کس کو کہا، سرکار کے ذہن مبارک کو نہر عربی زبان میں دریا کو کہتے ہیں اور آپ کے ذہن مبارک کو نہرِ رحمت قرار دیا جو رحمت کا دریا ہے اور جو اس ذہن اقدس سے معجزن ہے کہ اگر گالیاں بھی یہ شخصیّت سنتی ہے تو اس ذہنِ اقدس سے دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ ذہنِ اقدس ایک ایسی نہرِ رحمت ہے کہ جس نے سفرِ طائف میں پتھر کھلائے، سر سے خون بہا اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے کہ "اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کہ یہ مجھے جانتے نہیں کہ میں کون ہوں اور یہ کہ میں کیا پیغام لے کر آیا ہوں"۔

اب آپ شعر سُنیں، فرمایا۔

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت، پہ لاکھوں سلام

ایک ایک شعر ایسا ہے کہ بلحاظ فن کے، بلحاظ شعر و سخن کے، با لحاظ معارف و سیرت کے منفرد مقام رکھتا ہے اور دوسرے نعتیہ شاعری اور قصائد سے ایک امتیازی مقام یہ بھی حاصل ہے کہ اعلیٰ حضرت اس سلام میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کرنے کے ساتھ آپ کے اہل بیت کی آپ کی ازواجِ مطہرات کی، آپ کے صحابہ کرام کی، آپ کے اولیاء کرام کی اور خصوصًا حضرت غوث الاعظم کی جو کہ امام اولیاء ہیں، کی بھی مدح سرائی فرمائی۔ پھر جو حرفِ مطلب زبان سے کہا ہے، اپنی ذات کے لئے نہیں وہ پوری ملت کے لئے ہے پوری اُمّت کے لئے ہے ورنہ جس شاعر نے نعت کہی ہے بعد میں اس نے حرفِ مطلب صرف اپنی ذات کے لئے کہا ہے۔ مگر یہ ان کا خاص وصف ہے۔

کہتے ہیں کہ

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

آخر میں مقطع قابلِ توجّہ ہے کہ اس سلام کی غرض و غایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں کیا چاہتا ہوں اور اس نعت اور سلام لکھنے سے میری کیا غرض ہے۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جب سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیج رہے ہوں گے اور قدسی، ملائکہ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت پر معمور ہوں گے وہ مجھے آواز دے کر کہیں کہ اے احمد رضا وہ سلام سناؤ "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" تو میری مزدوری وصول ہو جائے گی۔

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضؔا
مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اگر امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو صرف بحیثیت نعت گو شاعر دیکھا جائے تو آپکی تنہا اس اعتبار سے بھی عظمت اتنی بلند ہے کہ کوئی اردو زبان کا شاعر ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور اگر فن کے لحاظ سے بھی دیکھیں تو اُردو شاعری میں ان کا جواب نہیں۔ عجیب بات ہے کہ میر انیس کو ایک فرقے نے محدود کر لیا ورنہ اردو زبان کے جیسے وہ شاعر ہیں ویسے شاعر آپ کو نہ ملیں گے۔ امام احمد رضا کو بھی ایک فرقے میں محدود کر دیا گیا۔ حالانکہ نہ تو وہ فرقہ ہے اور نہ کوئی گروہ ہے وہ تو ایک مسلک ہے اور وہ مسلک عشقِ رسول کا مسلک ہے اور اگر صرف فن کے لحاظ ہی سے لیا جائے تو وہ کوا: سا شاعری کا مشکل سے مشکل فن ہے جن پر ان کو عبور نہ ہو۔ شاعری میں ایک فن ہے جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ جنھیں ادا کرتے وقت ہونٹ ملنے نہ پائیں اور اعلیٰ حضرت نے اس فن میں بھی شاعری فرمائی وہ لکھتے ہیں ؎

سیّدِ کونین سلطان جہاں = ظلِّ یزداں شاہِ دیں عرش آستاں

پوری نعت پڑھ جایئے لیکن آپ کے ہونٹ ملنے نہیں پائیں گے۔

لیکن کہیں تصنّع نہیں کہیں بناوٹ نہیں وہی سادگی ہے۔ سب سے مشکل فن اگر شاعری میں ہے تو وہ نعت گوئی ہے اس لئے کہ اس میں ایک طرف تو محبّت دامن گیر ہوتی ہے اور دوسری طرف شریعت مصطفےٰ ہوتی ہے۔

نعت گوئی کے ہر شعر میں یہ مسئلہ درپیش ہے کہ ایک طرف محبت ہے اور ایک طرف شریعت ہے اور ان دونوں کو باہمِ دیگر اس طرح آمیزش کرنا کہ محبّت بھی رہے اور شریعت کے تقاضے بھی پورے ہوں۔ اگر فقط شریعت کے تقاضے پورے ہوں تو شاعری نہ رہے بلکہ وہ تقریر بن جائے۔ اور اگر صرف محبّت کے تقاضے پورے ہوں تو پھر شریعت مجروح ہو جائے ان دونوں کو باہمِ دیگر ایک آمیز بنا کے شاعری میں پیش کرنا یہ اعلیٰ حضرت کا کمال تھا۔

اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری حقیقت یہ ہے کہ ساری اُردو زبان کے ماتھے کا جھومر ہے۔ آپ کو آباد و زندہ رکھنے کے لئے فقط یہ ہی نعتیہ شاعری کافی ہے اور اگر آپ نے یہ کہا تو غلط نہیں کہا کہ ؎

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

سید وصی مظہر ندوی
سابق وفاقی وزیر
حکومت پاکستان

زندگی کے روز و شب

حضرت مولانا احمد رضا خاں محض اختلافی مسائل پر لکھنے والے یا کوئی مناظرہ کرنے والے معمولی قسم کے ایسے عالم نہیں تھے جن کا کام صرف مناظرہ بازی ہوتا ہے، بلکہ کوئی سا بھی علم ایسا نہیں ہے کہ جس میں انھوں نے دادِ تحسین وصول نہ کی ہو اور اس میں ہمارے علماء و اسلاف کی جو جامعیت کی شان ہے اس کا مظاہرہ نہ کیا ہو۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھیں، حضرت علامہ ابن جوزی کو دیکھیں اور دوسرے بزرگوں کو دیکھیں کہ ان کی تصانیف جو انھوں نے لکھی ہیں، آج کے بڑے بڑے ادارے مل کر ان تصانیف کی تفسیر نہیں کر پاتے جو ان بزرگوں نے تنہا اور بغیر کسی مادی وسیلے کے سرانجام دیئے ہیں اور ہمیں ان کے ان کارناموں پر تعجب ہوتا ہے کہ کیسے انھوں نے یہ کارنامے سرانجام دیئے۔ لیکن دورِ حاضر میں حضرت شاہ احمد رضا خاں کی ہستی نے ہمارے سامنے ایک علمی نمونہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے بزرگوں نے کیا ہے یقیناً وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر حیرت یا شک کا مظاہرہ کیا جائے۔ صوفیا کا ایک قول ہے۔ "الوقت السیف" کہ وقت ایک تلوار ہے یہ تلوار ایسی ہے کہ اگر آپ اسے استعمال کریں تو اپنے دشمنوں کو اس سے زیر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اس کی طرف سے غفلت برتیں گے تو یہ تلوار آپ کو کاٹ کر رکھ دے گی اور ان بزرگوں کا اصل کارنامہ یہی ہے کہ انھوں نے وقت کا صحیح استعمال کیا۔ دیکھئے ان کی زندگی کے ایام اور ان کی زندگی کا دور کوئی ایسا دور نہیں ہے جو عام انسانوں کے دور سے مختلف ہو۔

۱۸۵۶ء میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ولادت ہوئی اور تقریباً ۶۵ سال کی انھوں نے عمر پائی۔ یہ ایسی عمر ہے کہ عام طور پر لوگ اتنی زندگی گزار لیتے ہیں۔ لیکن جس طرح انھوں نے اپنی زندگی کے روز و شب کا ایک ایک لمحہ استعمال کیا ہے اور جس طریقے سے انھوں نے علم کے لئے استعمال کیا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً ایک ہزار سے زائد ان کی تصانیف ہیں اور مختلف موضوعات اور شعبوں سے ان کا تعلق ہے ان کی جامعیت اس بات کی آئینہ دار ہے کہ یہ اس سرکار مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور غلام ہیں کہ جس کی جامعیت کو تمام انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہو جو جامعیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں پائی جاتی ہے۔ اگر اس کی کوئی جھلک ان کے کسی غلام کے یہاں نظر آئے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اور یہی جامعیت ہمیں مولانا احمد رضا خاں کی زندگی میں نظر آتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ جب وہ سادہ کلام کہنے پر آتے ہیں تو پہلے مجسمتع کہہ جاتے ہیں مثلاً ان کی یہ مشہور نعت

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ۔ سب سے بالا و والا ہمارا نبی

کس قدر سادہ ہے کہ اردو کا ایک عام شخص اس کے ایک ایک بول کے اندر اپنے دل کے تاروں کو متحرک ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔

اور جب اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا علیہ الرحمہ صناعی بنانے کے کمالات دکھانا چاہیں تو قافیے اور ردیف میں ایسے کمال کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ان کی وہ مشہور نعت جس کو سن کر کم از کم میں کبھی صبر نہیں کر سکتا جس میں وہ کہتے ہیں ؎

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ ہر دوسرا جانا

کمال ہے حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر اس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ پر قدرت دی تھی کہ لگتا ہے کہ تمام الفاظ اپنے تمام تر ظاہری و باطنی محاسن کے ساتھ موتیوں کی لڑی جیسے پروئے ہوئے ہیں اور جس لفظ کو جہاں حکم دیا جاتا ہے اس طرح سے نگینے کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے کہ جیسے اسی جگہ کے لئے یہ لفظ وضع کیا گیا ہو عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ شعر و شاعری میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں ان کا علم سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور جو علم میں زیادہ مشغول ہوتے ہیں وہ بسا اوقات شاعری کے ذوق سے بھی محروم ہو جاتے ہیں لیکن یہ جامعیت ہمیں مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے یہاں نظر آتی ہے۔ اور اس بات پر کہ آپ کو شاعری میں کمال حاصل تھی آپ کا دیوان حدائق بخشش کے دونوں حصے دلالت کرتے ہیں اور علمیت دیکھنی ہے تو صرف مولانا کے فتاویٰ کی پہلی جلد یعنی فتویٰ رضویہ جلد اوّل کا عربی خطبہ دیکھ لیا جائے تو پھر اہلِ علم ہماری اس بات کو مبالغہ نہیں بلکہ آئینہ حقیقت ماننے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہاں آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ میں نے کہا ہے۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا

HEARTIEST CONGRATULATION ON HOLDING CONFERENCE ON LIFE & WORKS OF IMAM AHMED RAZA KHAN-THE GENIUS OF THE EAST

TO

IDARA-I-TEHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA KARACHI.

مسلمانانِ ہند کی شیرازہ بندی میں

فاضلِ بریلوی کا کردار

جسٹس اجمل میاں صاحب، جج سپریم کورٹ آف پاکستان

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات سے کون واقفیت نہیں رکھتا۔ ان کی ہستی وہ ہے جس نے مسلمانانِ ہند کی از سرِ نو شیرازہ بندی کی اور ان کے لئے ایک واضح لائحہ عمل متعین کر کے منزلِ مقصود سے ہمکنار کیا۔

اگرچہ ہم ایک متحد قوم بن کر پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں اور پاکستان کا وقار دنیا میں بلند دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم کو اپنے مذہب سے سچے معنوں میں وابستگی پیدا کرنا ہوگی۔ پاکستان مذہب کے نام سے وجود میں آیا تھا اگر ہم مذہب سے لاتعلقی اختیار کریں گے تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا جو ہم آجکل پاکستان کے کچھ حصے میں دیکھ رہے ہیں، ایک بھائی دوسرے بھائی کا دشمن اور خون کا پیاسا بنا ہوا ہے۔ مذہب سے صحیح معنوں میں تعلق اُسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ اپنے انبیاء کرام اور بزرگانِ دین کی یاد میں مجالس کا برابر انعقاد کریں اور ان کے بنائے ہوئے اصولوں کو اپنائیں۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی نے مسلمانانِ ہند کو جن مشکلات سے دوچار کیا اس میں سیاسی، معاشی معاشرتی دینی اور علمی بے چارگی سے دوچار ہونا مشکل تھا۔ یہ مسلمانانِ ہند کی تاریخ کا ایک المناک باب ہے کہ اُن پر نہ صرف معاشرتی ماحول تنگ کر دیا گیا تھا بلکہ اُن پر روزگار کے تمام دروازے اس طرح بند کر دیئے گئے تھے کہ اُن کا وجود عدم وجود میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اُن کے سیاسی معاشرتی اور معاشی استحصال کے ساتھ ساتھ اُن کے دین ایمان کو بھی تباہ و برباد کرنے کی کوششیں شامل تھیں۔ اس کارِ بد میں مقامی اکثریت جو ایک طویل عرصہ تک مغلوب اقلیت کی محکوم رہی تھی نے پورا پورا حقِ نمک ادا کیا۔ مسلمانانِ ہند کو پوری مشترکہ قوت اور توانائیوں کے ساتھ سیاسی افراتفری، طوائف الملوکی اور معاشی بدحالی کا شکار بنایا جا رہا تھا مسلمان نئے نئے فرقوں میں تقسیم ہو کر اپنی متحدہ قوت کو جو ان کی سرفرازی کا امتیازی نشان تھا۔ زائل کر رہے تھے۔ اُن کے دلوں سے خدمتِ دین و ایمان اور حُبِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے کسی قسم کا دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا گیا۔

ان حالات میں روہیل کھنڈ (بریلی، یوپی، بھارت) کے ایک معزز افغان گھرانے میں ۱۰ ارشوال ۱۲۷۲ھ (بمطابق ۱۴ارجون ۱۸۵۶ء) کو مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی، آپکے والد مکرم نے آپ کا نام نامی اسم گرامی محمدؐ رکھا اور جدِ امجد نے "احمد رضا" اور خود فاضل بریلوی نے "عبدالمصطفٰے" کا اضافہ

مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی تیزی کے ساتھ تحصیل علم کے مدارج طے کئے روایات کے مطابق آپنے ۱۸۶۰ء میں قرآن مجید ختم کیا۔ ۱۸۶۸ء میں پہلی عربی تصنیف کی، ۱۸۶۹ء میں شعبان کے مہینے میں آپ کو دستارِ فضیلت سے سرفراز کیا گیا۔ آپنے فتویٰ نویسی کی باقاعدہ اجازت ۱۸۷۶ء میں حاصل کی، آپ علم تفسیر و حدیث، فقہ، منطق نجوم، جفر، ریاضی، تاریخ اور نعتیہ شعر و شاعری وغیرہ میں ایک کامل استاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کو اردو، عربی اور فارسی پر کامل دسترس حاصل تھی، آپنے اصلاحِ رسوم پر پوری توجہ مرکوز کی۔ گستاخانِ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی تحریروں پر گرفت کی۔ آپ کا عظیم کارنامہ یہ تھا کہ علوم اسلامی فقہ و حدیث کی درس و تدریس کی، اور بے شمار موضوعات پر تصنیف و تالیف کی۔ فتنۂ انکارِ ختم نبوت کی بیخ کنی کی اور تحفظِ ناموسِ رسالت کے لئے شبانہ روز کاوش کی۔ دین وعقائد اعمال کا مجموعہ ہیں اور آپ دونوں پر مجددانہ بصیرت رکھتے تھے۔ آپ احکامِ شریعہ کے تمام جزئیات پر دسترس رکھتے تھے۔ آپکے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ رضویہ" جو بارہ جلدوں میں ہے اور جس میں فقہ حنفی سے متعلق تمام موضوعات پر جامع بحث کی گئی ہے۔ رہتی دُنیا تک آپ کی منفرد شخصیت کی عکاسی کرتی رہے گی۔

آپ کی شخصیت حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیا پاشیوں سے منور تھی۔ آپ کی نعتیہ شاعری اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے، جس کا ہر مصرع اور شعر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور سے منور ہے۔ علوم قرآن و تفسیر کا ناقابل تردید

شاہکار آپ کا ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" ہے جو نہایت سلیس ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم اور ایک عام آدمی کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

آپ کی شخصیت ہی کے طفیل مسلمانانِ ہند میں تجدید دین کا احساس، قومی یکجہتی و اتحاد کی برکتوں کی اہمیت اور سیاسی بصیرت کا شعور بیدار ہوا جس نے ان کی مائل بہ انحطاط قوت کو استحکام بخشا اس طرح انہوں نے سیاسی معاشی دینی اور ملی پراگندگی پر قابو پاکر دُنیا کی دو انتہائی متعصب مقتدر قوتوں کا مقابلہ کرکے اپنے لئے ایک نئے ملک کا وجود مذہب کی بنیاد پر دُنیا سے تسلیم کرایا۔

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اُس تقریب پُرسعید میں شرکت کا موقع ملا جو اس عظیم ہستی کے متعلق تھی اور یہ جان کر نہایت مسرت ہوئی کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی ہر سال "امام احمد رضا کانفرنس" منعقد کراتا ہے نیز امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ پر گراں قدر کتابیں بھی شائع کرتا ہے ادارہ کی یہ خدمات قابلِ تحسین ہیں۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس نازک دور میں جب انسان سائنس کے ذریعے وسائل پر دسترس حاصل کرکے مذہب سے روگردانی اختیار کرکے اپنے تعیم و تقسیم کے کربناک عذاب سے گذر رہا ہے، ہمیں سلفِ صالحین کی کاوشوں پر عمل پیرا ہوکر انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مذہب کی بنیادی اہمیت کہ جو اس کی بزرگ اور شخصی تشخص کا ضامن ہے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
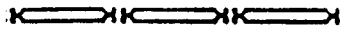
بیادِ رضا

تحریر: شکیل اوج لیکچرار وفاقی اردو کالج

دنیا کا عجب رنگ ہے۔ اس میں کئی لوگ آندھی کی طرح آئے، بگولے کی طرح چھائے اور بلبلے کی طرح بیٹھ گئے۔

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

کسی کی مدتِ شہرت حیاتِ فانی پر محیط۔ کسی کا قصۂ تشہیر موت و وصال پر ختم، کسی کی عمرِ بزرگی بہت مختصر، کسی کی نیک نامی قصۂ پارینہ ـــــ مگر ہاں! کچھ ایسے بھی ہیں، جن کی حرمت، شہرت، رفعت، شوکت، عظمت، سطوت سب لافانی و جاودانی ہے ـــــ احمد رضا کے وصال کو برسہا برس گزر گئے مگر ان کی توقیر، تشہیر بدستور ہے بلکہ پہلے سے بہت زیادہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے!
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جہاں کسی مخدوم کا تذکرہ، کسی ممدوح کا چرچا ہوا۔ اقبال کا یہ شعر ضرور پڑھا گیا۔ ستم بالائے ستم! ہر مخدوم اس کی تشریح، ہر ممدوح اس کی تفسیر بنا۔ نتیجۃً شعر کی ارزانی ہوئی۔ لوگوں نے مستحق شعر کو بھی کسی کا بزرگ اور معظم سمجھ لیا اور یوں حقدار کو استحقاق سے محروم رکھا ـــــ جب میں نے یہ شعر پڑھا تو احمد رضا کا تصور ذہن میں اُبھرا، جب احمد رضا کو پڑھا تب اس شعر کا مفہوم ذہن میں اُترا۔ میں شعر کو احمد رضا سے اور احمد رضا کو شعر سے، ایک لمحے کیلئے بھی الگ نہ کرسکا ـــــ شاید اس لئے کہ حقدار کو اب اس کا حق مل چکا تھا۔

دنیائے تنوع میں متنوع علوم و فنون ہیں۔ کوئی کسی علم کا عالم، کوئی کسی فن کا ماہر، عام صاحبانِ علم و فن ایک دوسرے کے قدر دان، ایک دوسرے کے محتاج، ایک دوسرے کے ممدوح ـــــ یہ صاحبانِ کسب کا حال ہے ـــــ جو صاحبانِ وہب ہیں، ان کی بات دیگر ہے۔ ان کی دنیا الگ ہے۔ وہ جملہ علوم و فنون کے اسپیشلسٹ اور اپنی ذات میں تنہا انجمن ہیں، سب ان کے قدرداں، سب اِن کے محتاج، سب ان کے مداح ـــــ یہ حقیقت مجھ پر تب آشکارا ہوئی، جب میں نے احمد رضا کا مطالعہ کیا، اِسے قرآن کی زبان میں "علم لدنی" کہا گیا ہے ـــــ سچ تو یہ ہے کہ اس لفظ کا مفہوم مجھے جس تعجب خیز اور حیرت انگیز شخصیت نے سمجھایا وہ احمد رضا کی ذات ہے، اب حال یہ ہے کہ میں اس لفظ کو احمد رضا کے حوالہ سے اور احمد رضا کو اس لفظ کے حوالے سے جانتا ہوں۔

احمد رضا بریلی کے تھے۔ اسی مناسبت سے بریلوی کہلائے، ہندوستان، پاکستان کے بیشتر علماء، فضلاء، بریلوی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ وہ بریلی کے نہیں لیکن ان کی نسبت احمد رضا کی فکر و نظر اور ارادت سے ہے، اس لئے بریلوی کہلاتے ہیں۔ اس نسبت کو کسی فرقہ پر محمول کرلینا، لاعلمی، نا سمجھی، کم مائیگی، بے بساطی، کٹ حجتی اور رضا دشمنی ہے۔

دنیا نے احمد رضا کو "اعلیٰحضرت" کہا۔ حاسدوں کو بُرا لگا، بات ذہن و دل سے نکلی، نوکِ زبان پر آگئی ـــــ اعتراض یہ تھا، صرف حضرت کہا ہوتا "اعلیٰحضرت" کیوں کہا؟ مُحبّوں نے ہر چند سمجھایا، لیکن کچھ نہ سُنا۔ مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کردیا۔ اس لقب کی آڑ میں احمد رضا کو نہ جانے کیا کچھ کہا۔ غرض دشنام و اتہام کا ایک دفتر کھول دیا۔

"اعلیٰحضرت اور قائداعظم" ـــــ یہ ہم معنیٰ و مترادف القاب ہیں مگر ستم دیکھئے "اعلیٰحضرت" کے پردے میں احمد رضا کو بُرا کہنے والے "قائداعظم" کے پردے میں محمد علی جناح کو بُرا نہ کہہ سکے۔

احمد رضا کا نام سُنتے ہی تاریخِ ہندوستان نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے ـــــ اللہ اللہ! احمد رضا ایک طرف ـــــ دنیا جہاں کے فتنے دوسری طرف ـــــ اُن سے لڑائی، نبرد آزمائی، ان سے مقابلہ، ان سے جھگڑا، بڑے دل گردے کا کام تھا۔ بڑے حوصلے کی بات تھی۔

دشمنوں کا جمگھٹا، تنہا تھا وہ مردِ خدا

احمد رضا، تمام عمر قلم و قرطاس سے جنگ کرتے رہے۔ کتنوں کو شکستِ فاش دی۔ کتنوں سے ہتھیار ڈلوائے، کتنوں کو گرفتار کیا اور حبِ جاہ و دنیا کی قید سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں کا اسیر بنا دیا۔ چند ایک نہیں سینکڑوں کتابیں لکھ دیں۔ جو سب انتخاب بلکہ حسنِ انتخاب ہیں اور باوجود اس کے ستائش کی تمنّا اور صلہ کی پرواہ سے قطعی بے نیاز، اپنے علم و ہنر پر غرور نہ اپنی تحقیق پر ناز، شہرت و تشہیر سے کوسوں میل دور ہمہ وقت معروفِ تگ و تاز ـــــ

سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔

ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں اس اُمّت کے لئے ایسے لوگ اٹھاتا رہے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو تازہ کریں گے (سنن ابو داؤد)

احمد رضا عالم اسلام کی وہ مظلوم شخصیت ہے، جو اپنے اور غیروں کے ظلم کا شکار رہی، بیگانوں کے ظلم کا شکار کون نہیں ہوتا؟ ــــــ مگر رونا اپنوں کے ظلم کا ہے ــــــ اپنوں نے احمد رضا کا تعارف ایسا نہ کرایا، جو وقت اور زمانے کا تقاضا تھا ــــــ احمد رضا پچپن ۵۵ سے زائد علوم و فنون کے ماہر تھے اور ان میں سے کئی ایک کے موجد بھی۔ وہ جن جن علوم کے علاّمہ تھے۔ علمائے حاضر تو کیا، علمائے معاصر بھی ان کی ابجد سے واقف نہ تھے۔ اِلّا ماشاءاللہ ــــــ

ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم کے نام سے ایک دنیا واقف ہے، مرحوم، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر تھے۔ ریاضی میں بڑا درک اور کمال تھا، ایشیا کے بلند پایہ ریاضی دانوں میں شمار تھا۔ ریاضی میں اس قدر تبحّر کے باوصف مرحوم خود کو احمد رضا کا شاگرد سمجھتے تھے ــــــ یہ ایک مثال ہے۔ بقیہ علوم و فنون میں بھی احمد رضا کی حیثیت استادانہ تھی۔ سچ کہا ہے ؎

جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامِ وقت مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہٗ کے ۷۱ ویں یومِ وصال کے موقع پر ہم ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرانے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ امام احمد رضا نے عالمِ اسلام کی یکجہتی اور فلاح وبہبود کے لئے ساری عمر جو جدوجہد کی اسے ہر حال میں جاری وساری رکھیں گے

پیغام منجانب

محمد یونس باجوہ، پروپرائیٹر، ایم۔ وائی باجوہ اینڈ کمپنی کراچی

تعمیراتی سامان مثلاً اونکس، ماربل، ٹائلز، ٹیبل ٹاپ سلیبز اونکس ہینڈی کرافٹس مینوفیکچرز اور دنیا بھر میں سپلائی کرنے والی ایک ممتاز اور منفرد کمپنی

M. Y. BAJWA & CO.

MANUFACTURERS, IMPORTERS AND EXPORTERS

Head Office:
P.O. Box 7914, 319, Al-Noor Chambers,
(3rd Floor), Plaza Square Karachi-3,
Cable: "ONYX EXPORT" - Karachi.
Telex: 24235 BAJWA PK
Phones: 728142 - 720487 - 729354

Branch Office:
7-Dar Plaza Railway Road,
Sialkot (Pakistan)
Tel: (0432) 87102
Telex: 46235 BAJWA PK

ہندوستان کا ایک شہر ہے۔ گرمی کا زمانہ ہے رمضان المبارک کا مہینہ اپنی رحمتیں، برکتیں خوب لٹا رہا ہے، بریلی شریف کے محلہ سوداگراں کے ایک علمی خاندان میں ایک بچہ کی روزہ کشائی ہے، بچے کو صبح سحری میں اٹھایا گیا اور حسبِ ضرورت سحری کرادی گئی، کاشانۂ مبارکہ میں روزہ کشائی کی تیاریاں ہو رہی ہیں آج عزیز و اقارب کو افطار کرنے کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔

سہ پہر کا وقت ہوا تو سامانِ افطار کی تیاری شروع ہو گئی ایک الگ کمرے میں پھل فروٹ اور دیگر سامان کے علاوہ فیرنی کے پیالے بھی چُنے ہوئے ہیں۔

موسمِ گرما کی شدّت اور حدّت اپنے شباب پر ہے، لوگوں کا بُرا حال ہے ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد وقتِ افطار ہو جائے تاکہ روزہ افطار کیا جائے، یکایک بچے کے والد اپنے بچے کو لے کر اس کمرے میں جاتے ہیں اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے ہیں پھر ایک فیرنی کا پیالہ اُٹھا کر اپنے بیٹے کی طرف بڑھاتے ہیں اور امتحاناً کہتے ہیں۔

"لو —— ! اسے کھالو"

بچہ حیران ہو کر عرض کرتا ہے۔

"ابا حضور! میرا تو روزہ ہے، کیسے کھاؤں ؟" اس پر والد نے کہا۔ "میاں کھا بھی لو، بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے اب کوئی دیکھنے والا نہیں، تو جلدی سے کھالو"۔

یہ سُن کر بچے نے ادب سے عرض کی۔

"ابا حضور! جس کے حکم پر روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے"

بچے کا یہ جواب سُن کر والد کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا، فرطِ مسرت میں اپنے ہونہار فرزند کو گلے لگالیا، سینے سے چمٹا لیا اور پیار کرتے ہوئے باہر لے آئے، اور پھر اوقاتِ کار کے مطابق بچے کے ساتھ سب نے وقت پر روزہ افطار کیا۔

یہ بچہ کون تھا . . . ؟

۵، ۶ برس عمر کا لڑکا اپنے گھر سے باہر کسی کام سے نکلا، ایک بڑا کرتا زیبِ تن کئے یہ بچہ خراماں خراماں جا رہا ہے کہ سامنے سے چند زنانِ بازاری (طوائف) کا گزر ہوا، بچے نے جب ان کو دیکھا تو کُرتے کے دامن سے اپنا مُنہ چھپالیا، بچے کی یہ حرکت دیکھ کر ان میں سے ایک نے طنزاً کہا "میاں ستر کی تو سن لو"

بچے نے جب یہ سُنا تو مُنہ چھپائے چھپائے ہی برجستہ جواب دیا "نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے، دِل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے"

بچے کا جواب سن کر زنِ بازاری شرمندہ و لاجواب ہو گئی اور اپنا رستہ لیا، سُننے والے بچے کی اس ذہانت اور حاضر جوابی سے دنگ رہ گئے ہیں۔

یہ بچہ کون تھا . . . ؟

شہرِ علوم بریلی شریف میں ایک مدرسہ میں دینی تعلیم دی جا رہی ہے۔ بچے آتے ہیں اور اپنا سبق سُناتے جاتے ہیں جو اُستاد نیا سبق پڑھاتے ہیں، تمام بچے پڑھتے جاتے ہیں، انہی بچوں میں ایک بچہ جب سبق لینے آیا تو اُستاد کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لفظ کی اصلاح کرتے ہیں مگر لفظ بچے کی زبان پر نہیں چڑھتا، اتفاقاً اتنے میں اس بچے کے جدِ امجد اپنے وقت کے عالمِ جلیل تشریف لائے، انہوں نے جب بچے کی تکرار دیکھی تو دوسرا قرآنِ پاک منگوا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ کاتب نے غلطی سے زیر کی جگہ زبر لکھ دیا، انہوں نے پہلے تو تصحیح کی پھر بچے کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اُستاد کی بات احتراماً تسلیم کر لینی چاہیئے، بچے نے جواباً عرض کیا کہ میں تو حکم کی تکمیل چاہتا تھا مگر زبان ہی نہ لوٹتی تھی۔ بچے کی یہ بصیرت دیکھ کر انہوں نے اس کے حق میں دُعا کی۔ اس بچہ سے اکثر اسی قسم کی باتیں سرزد ہوتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ بچے کے استاد نے حیرانی کے عالم میں کہا کہ "تم جن ہو یا انسان ؟"

یہ بچہ کون تھا . . . ؟

ایک بار استادِ موصوف بچوں کو پڑھانے میں مشغول تھے کہ ایک بچہ آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ اُستاد نے فوراً کہا کہ "جیتے رہو"۔ اتنے میں ایک بچے نے برجستہ کہا "یہ تو جواب نہ ہوا آپ بھی جواباً سلامتی بھیجئے"۔ مولوی صاحب نے فوراً کہا "وعلیکم السلام" بچے کی بروقت تنبیہ سے بہت خوش ہوئے اور

دُعائیں دینے لگے۔

یہ بچہ کون . . . تھا . . . . ؟

یہ بچہ کوئی عام بچہ نہ تھا۔

اس بچے کو تو قدرت نے عالمِ اسلام اور خاص کر ہندوستان کے مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے بریلی شریف میں پیدا فرمایا تھا۔ یہ وہ ہی بچہ تھا جو آگے چل کر دنیائے اسلام کی ایک عظیم عبقری شخصیت بن کر اُبھرا۔

جس کو علمائے عرب و عجم نے "مجددِ دین و ملت" کہا۔

"یہ کون تھا؟"

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی!

وہ امام احمد رضا۔ جنہوں نے فرمایا تھا کہ برِّصغیر (پاک و ہند) "دار الحرب نہیں دار الاسلام" ہے اور یوں ہندوستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو ذلّت و غربت اور غریب الوطنی کی موت مرنے سے بچا لیا۔

وہ امام احمد رضا . . . جنہوں نے سب سے پہلے اس وقت "دو قومی نظریہ" کا پرچار کیا جب قائدِ اعظم اور علامہ اقبال بھی متحدہ قومیّت کے حامی تھے۔

وہ امام احمد رضا . . . جن کی خدمات پاکستان کے لیے بابائے قوم اور شاعرِ مشرق سے کسی بھی طرح کم نہیں۔

وہ امام احمد رضا . . جو تمام مروّجہ علوم کے عالم اور نکتہ دان تھے۔

وہ امام احمد رضا . . . جن کے "فتاویٰ رضویہ شریف" کی چند جلدیں مطالعہ کرنے کے بعد شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

"میں نے دورِ آخر میں ان (مولانا احمد رضا خاں) جیسا فقیہہ نہیں دیکھا۔ مولانا جو رائے ایک بار قائم کر لیتے ہیں اُسے دوبارہ بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا موقف ہمیشہ خاصی سوچ و بچار کے بعد اختیار کرتے ہیں۔ (ہاں! اگر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے) ان کی طبیعت میں شدّت نہ ہوتی تو وہ اپنے دور کے امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) ہوتے۔"

وہ امام احمد رضا . . . جو علم و فضل کے ایک وسیع سمندر تھے، وہ سمندر جس کے اسرار و رموز کی غوّاصی تو ایک طرف، تا ہنوز اس کے ساحل تک بھی رسائی نہیں ہو سکی۔

وہ امام احمد رضا . . . جو زود نویسی، برجستگی اور تصنیفی استعداد کی تمام اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور تھے۔

وہ امام احمد رضا . . . جن کی علمی گہرائی اور فنّی کمال کا یہ عالم کہ اگر علم و فن کے بڑے بڑے ماہرین کو اس کے مشاہدے کا موقع ملتا تو وہ شرفِ تلمذ کی آرزو کرتے۔

وہ امام احمد رضا . . . جنہیں دنیا آج "اعلیٰحضرت، مجددِ ملت اور فاضلِ بریلوی" کے نام سے یاد کرتی ہے۔

آپ نے ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بوقتِ ظہر اس دنیائے فانی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ والدِ ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ رحمہ نے آپ کا نام "محمّد" تجویز فرمایا اور جدِّ امجد مولانا رضا علی خاں علیہ رحمہ نے "احمد رضا" تاریخی نام "المختار" رکھا گیا جس سے آپ کا سنِ ولادت ۱۲۷۲ھ برآمد ہوتا ہے (حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی غلامی پر فخر کرتے ہوئے آپ نے اپنے نام سے پہلے "عبد المصطفیٰ" کا اضافہ کیا۔

آپ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ کا عقیقۂ مسنونہ ہوا۔ اسی دن آپ کے جدِّ امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر تھی کہ یہ فرزندِ ارجمند فاضل و عارف ہوگا۔

چنانچہ آپ نے چار سال کی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ ختم فرمایا اور چھ سال کی عمر میں ماہِ ربیع الاول شریف میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر فرمائی، آپ نے "صرف و نحو" کی ابتدائی کتابیں مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ سے پڑھیں، پھر تمام علوم و فنون اپنے والدِ گرامی مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ سے حاصل کئے، صرف آٹھ سال کی عمر میں "فنِ نحو" کی مشہور کتاب "ہدایۃ النحو" پڑھی اور خدا داد علم کے زور کا یہ عالم تھا کہ اس ننھی سی عمر میں ہی کتاب "ہدایۃ النحو" کی عربی میں شرح لکھ دی۔ حافظہ اور عقل و فہم کا یہ عالم کہ کتاب کا صرف چوتھائی حصہ اُستاد سے پڑھتے باقی خود سُنا دیتے۔ اس چھوٹی سی عمر میں علم و فضل کا یہ عالم کہ بعد میں آپکے انہی اُستاد مرزا صاحب موصوف نے آپ سے "ہدایہ" کا سبق لیا۔ تیرہ برس کی مختصر سی عمر (۱۲۸۶ھ) میں والدِ ماجد سے درسیات کی تکمیل کی، ۱۲۹۲ھ میں کچھ دن رام پور میں قیام کر کے مولانا عبد العلی ماہر ریاضی داں سے "شرح چغمنی" کے چند سبق پڑھے۔ ۱۳ سال، ۱۰ ماہ، ۵ دن کی عمر میں صرف، نحو، ادب، حدیث، تفسیر، کلام، فقہ، اصول، معانی و بیان، تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، منطق، فلسفہ، ہیئت وغیرہ جمیع علوم دینیہ، عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کر کے ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو سندِ فراغت حاصل کی اور دستارِ فضیلت زیبِ سر فرمائی اور اسی روز سب سے پہلا فتویٰ لکھا۔[1]

آپ کو علومِ درسیہ کے علاوہ علومِ جدیدہ و قدیمہ پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ حیرت کی بات یہ کہ ان میں بعض علوم ایسے ہیں جن میں کسی اُستاد کی رہنمائی

حاصل کئے بغیر اپنی خداداد صلاحیت وذہانت سے کمال حاصل کیا، ایسے تمام علوم وفنون جن پر امام احمد رضا کو مکمل عبور حاصل تھا جدید تحقیق کے مطابق تقریباً ستر (۷۰) ہیں، ان میں کئی فن تو ایسے ہیں کہ دورِ جدید کے بڑے بڑے محققین ان کے ناموں سے بھی آگاہ نہ ہوں گے۔

آپ نے صرف ایک ماہ میں پورا قرآنِ مجید حفظ فرمایا جو اسلامی تاریخ میں امامِ اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام احمد یوسف کے بعد دوسرا واقعہ ہے۔ چنانچہ ہوا یوں کہ بعض حضرات آپ کے نام سے پہلے لفظِ "حافظ" بھی لکھ دیا کرتے تھے۔ آپ کو اس کا بڑا احساس ہوا، ایک مرتبہ فرمایا کہ میں "حافظ" نہیں مگر لوگ مجھے "حافظ" لکھ دیتے ہیں لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ وہ غلط ثابت ہو، رمضان شریف کا مہینہ آیا تو آپ نے روزانہ ایک سپارہ حفظ کرنا شروع کر دیا وہ اس طرح کہ روزانہ دن میں ایک سپارے کا دور فرماتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے۔ اس طرح آپ آخری رمضان المبارک کو تیسویں سپارے کا دور فرما رہے تھے اور یوں صرف ایک مہینہ میں پورا قرآنِ مجید حفظ فرمالیا۔ یہ خدا کا بڑا انعام تھا اور آپ کے حافظہ کی کرامت۔

(یہ بات واضح رہے کہ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے تعلیم کی غرض سے کسی مدرسہ یا دار العلوم میں داخلہ نہیں لیا بلکہ جملہ علوم وفنون کو اپنے جدِ امجد اور والدِ ماجد کی بارگاہ سے ہی حاصل کیا بعض جاہل حضرات یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فلاں مدرسہ، فلاں دار العلوم سے پڑھا ہے حالانکہ یہ بات تاریخ کے بالکل خلاف اور سراسر لغو ہے، آپ نے متذکرہ جملہ اساتذۂ کرام کے علاوہ کسی کے سامنے زانوئے تلمیذ تہ نہیں کئے۔ ربِ کائنات کے فضل وکرم سے، علم سے لگاؤ تھا چنانچہ خداداد ذہانت کی وجہ سے علومِ مروّجہ کا سراپا بن گئے۔ آپ نے مختلف علوم وفنون پر تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) کے لگ بھگ کتابیں تصنیف فرمائیں اور علوم ومعارف کے وہ دریا بہائے کہ جن سے تشنگانِ علم رہتی دنیا تک سیراب ہوتے رہیں گے آپ کے بحرِ علمی کا اعتراف آپ کے مخالفین تک نے کیا ہے۔

علوم وفنون کے بحرِ ذخّار ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے مزاج میں شگفتگی بھی تھی۔ آپ زاہدِ خشک نہ تھے۔ آپ بایں ہمہ جلالت علمی اکثر اوقات متبسم رہتے تھے اور دوسروں کے لبوں کو بھی تبسم عطا فرماتے تھے۔ آپ سراپا تواضع اور انکسار تھے۔

علمِ ظاہری سے سرفراز ہونے کے بعد "علومِ باطنی" سے فیضیاب ہونے کے لیے آپ اپنے والدِ ماجد کے ساتھ ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں ہندوستان کے ایک عظیم روحانی مرکز "خانقاہ عالیہ برکاتیہ" مارہرہ شریف میں حاضر ہوئے اور قطبِ زماں حضرت سیّد شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے، پیرِ روشن ضمیر نے مریدِ باصفا کی نورانی پیشانی پر آثارِ سعادت دیکھ کر اسی وقت اپنی روحانی خلافت اور اجازت سے نوازا۔ اس نسبت نے دو آتشہ کا کام دیا۔ ایک طرف علم کا جلال دوسری طرف زہد وتقویٰ کا کمال، سارے ہندوستان اور بلاد وامصار میں دھوم مچ گئی، ہر طرف سے تشنگانِ علم اور نورِ معرفت کے پروانے آپ پر ٹوٹنے لگے اور لوگوں کی تو بات ہی کیا خود آپ کے پیر ومرشد حضرت سیدشاہ آلِ رسول مارہروی قدس سرہٗ آپ پر فخر کرتے اور فرماتے کہ

"جب قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آلِ رسول! میرے لیے کیا لایا ہے تو میں عرض کروں گا اے مالکِ کل! میں تیرے لیے "احمد رضا" لایا ہوں۔"

آپ پہلی بار ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں اپنے والدِ ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ کی معیت میں زیارتِ حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے، اس سفرِ مبارک میں جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو ایک نظم تحریر فرمائی جو واردات وکیفیاتِ قلبیہ کی آئینہ دار ہے، جس کے حرف حرف سے بوئے محبت کی مہکار قلب وجاں کو عطر بیز کرتی ہے اس کا مطلع یہ ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

جبکہ دوسری مرتبہ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں حجِ بیت اللہ اور زیارتِ حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے۔ دورانِ قیامِ مکہ ایک دن حرم شریف کے صحن میں تشریف فرما تھے انوارِ معرفت سے پیشانی جگمگا رہی تھی۔ اتنے میں امامِ وقت حضرت حسین بن صالح شافعی علیہ الرحمہ کا گزر ہوا۔ ان کی نظر آپ کے رُخِ زیبا پر پڑی تو بے ساختہ پکار اُٹھے۔

"انی لاجد نور اللہ فی ھذا الجبین"

(بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں)

دوسری بار حج کے موقع پر علماءِ عرب نے ایک استفتاء "علمِ غیب" پر پیش کیا اور دو دن میں اس کا جواب طلب چاہا۔ طویل سفر کے سبب آپ کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور بخار بھی تھا اور پھر نہ کوئی تحریری یادداشت قریب اور نہ ہی حوالہ کے لیے کتابیں موجود تھیں مگر اپنی خداداد صلاحیت و ذہانت سے کام لے کر آپ نے صرف آٹھ گھنٹے میں مطلوبہ سوال کا جواب تحریر فرمایا جو کہ ایک بے مثال ولازوال مقالے کی صورت میں تقریباً چار سو (۴۰۰) صفحات پر پھیل گیا۔ آپ نے اس کا عنوان الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ تجویز کیا۔ علمائے عرب نے جب جواب دیکھا تو آپ کی ذہانت اور علمی بصیرت پر حیران رہ گئے چنانچہ مدینہ منورہ کے ایک عالم

جلیل شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ نے جب امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی یہ عربی تصنیف دیکھی تو اس کے علمی معیار اور دلائل و براہین اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس پر عربی میں آٹھ صفحات پر مشتمل فاضلا تقریظہ تحریر فرمائی جس میں آپ نے اعلیٰحضرت کو (القاب سے خراجِ تحسین پیش کیا)

مجدد المائۃ الحاضرۃ مؤید الملۃ الطاہرۃ

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا علمی سرمایہ یوں تو بے پناہ ہے مگر آپ کا ترجمۂ قرآن اور فقہی شاہکار "فتاویٰ رضویہ" اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ نے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں قرآن مجید کا سلیس اردو میں ترجمہ فرمایا جو کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن "کے نام سے موسوم آج بھی ہر جگہ دستیاب ہے۔ یوں تو اردو زبان میں متعدد حضرات نے ترجمہ کیا مگر آپ کا ترجمہ ان تراجم پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ دیگر تراجم کا آپ کے ترجمہ سے مقابلہ کرنے پر ایک فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ آپ کا ترجمہ لغوی، معنوی، ادبی اور علمی کمالات کا جامع ترین موقع ہے، رواں اور شگفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کی اصل روح سے حد درجہ قریب ہے نیز ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ادب و احترام اور عزت و عصمت کو لبطورِ خاص ملحوظ رکھا ہے، آپ کے ترجمہ کی عظمت کا اندازہ دیگر تراجم کے تقابلی مطالعے ہی سے ہو سکتا ہے لہٰذا اہل علم کے لئے یہ ایک دعوتِ فکر ہے۔ کنز الایمان کے مطالعہ کرنے والے کو دوسرے تراجم کے مقابلے میں ایک واضح فرق یہ بھی محسوس ہوا ہے کہ اس کے بہ غور مطالعہ سے اسلامی عقائد و ایمان اصل حلاوت سے نہ صرف یہ کہ لذت آشنائی ہوتی ہے بلکہ ایمانی دولت میں مزید برکت و اضافہ کا احساس بھی ہوتا ہے۔

آپ ایک عدیم النظیر فقیہ تھے دیگر علوم و فنون میں تو آپ کو امامت کا درجہ حاصل تھا ہی لیکن سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس سچے وارث نے امام المسلمین (علیہ الرحمہ) کی طرح فقہ کو اپنا خصوصی میدان قرار دیا فن فتاویٰ نویسی میں آپنے کم عمری سے ہی شہرت حاصل کرلی تھی۔ بعد میں فتویٰ نویسی میں آپ کا جواب نہ تھا۔ دُنیا بھر سے اس قدر آپ کی بارگاہ میں فتوے آتے کہ کسی مفتی کے پاس نہ آتے ہوں گے۔ ایک وقت میں قریبًا پانچ پانچ سَو ۵۰۰ فتوے آتے اور آپ سب کا جواب اُسی وقت اور اُسی زبان میں لکھوا دیتے جس میں سوال ہوتا۔ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" المعروف "فتاویٰ رضویہ" کے نام سے موسوم ہے جو کہ ہزار ہزار ۱۰۰۰ صفحات کی بارہ ۱۲ جہازی سائز ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے "فتاویٰ رضویہ" کو برصغیر پاک و ہند اور بلادِ اسلام میں "فتاویٰ عالمگیری" کے بعد ایک اہم مقام حاصل ہے۔

آپ جامع کمالات بزرگ تھے جس فن اور جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اپنی انفرادیت کا سکہ ثبت کر دیا۔ آپ کی اصل دولت حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی اور اسی جذبہ پاک سے ہر وقت آپ کی روح سرشار رہتی تھی۔ آپ عام اربابِ سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں جب تڑپتے اور دردِ عشق آپ کو بیتاب کرتا تو از خود نعتیہ اشعار زبان پر جاری ہو جاتے اور پھر یہی اشعار سوزشِ عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔ آپ اکثر فرماتے کہ جب سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر و سخن میرا ذوق نہیں۔ [19]

شاعر شاگرد ہوا کرتے ہیں مگر عاشق شاگرد نہیں ہوا کرتے۔ امام احمد رضا خاں فنِ شاعری میں کسی کے شاگرد نہ تھے، وہ تو عاشق تھے، عاشقِ صادق تھے ان کو فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کچھ ملا کہ کسی کو کیا ملے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں بے شمار شعرا کرام نے اپنی اپنی حُسن نیت اور توفیق الٰہی کے باعث "سلام" کا ہدیۂ عقیدت پیش کیا مگر حضرت امام احمد رضا کے مخصوص سلام کو ایسا قبول عام نصیب ہوا کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود آج بھی برصغیر پاک و ہند اور بلادِ اسلام میں فضائیں اس کی والہانہ آواز سے گونج رہی ہیں ایک ایک شعر جذب و کیف اور عشق و مستی کا مرقع ہے

مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

آپ کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" پڑھنے، سننے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ العرض حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آپ کی علمی، دینی اور ملی اور سیاسی خدمات بہت وسیع ہیں ان کی منظم تحقیق و تدقیق کے لئے ایک وسیع اکیڈیمی اور ماہرین علوم و فنون کی ٹیم درکار ہے تاکہ اس عظیم فرزندِ اسلام کے کارناموں سے مسلمانانِ عالم کو روشناس کیا جاسکے اور ان کے علم کی ضیا پاشیوں سے جہالت کی ظلمتوں کو مٹایا جاسکے وقت کا تقاضا یہ ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کی خدمات کو اسکول و کالج کے کورس میں لبطور سبق شامل کر لیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں کی سیرت و کردار سے رہنمائی حاصل کرسکیں۔

مُبارکباد

مجدّدِ وقت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
علیہ الرحمۃ کے ۷۱ ویں یومِ وصال کے
موقع پر امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ہم
"ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا" کو

دِلی مُبارکباد
پیش کرتے ہیں

S. S. Corporation (Pvt) Ltd

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ارباب فکر و نظر و حل و عقد
اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

الحمدُ للہ ادارہ کے قیام کو دس سال پورے ہو رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے قوی امید ہے کہ یہ ادارہ دیر تک قائم رہے گا اور تعلیمات اسلامی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ خاص کر مولانا احمد رضا محدث بریلوی کی فکر کو عوام تک پہنچانے میں ادارہ بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

ادارہ کے زیر اہتمام ہر سال ایک امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد ہوتا اور پچھلے ۴ سال سے اسلام آباد میں بھی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کے علاوہ ہر سال "معارف رضا" کا شمارہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی اسکالرز، علماء، دانشور، وکلاء اور پروفیسرز حضرات کے پرمغز مقالات شائع ہوتے ہیں ساتھ ہی پچھلے ۴ سال سے ہر سال ایک "مجلہ معارف رضا" بھی شائع کیا جا رہا ہے جس میں مختلف قلمکاروں کے مضامین شائع ہوتے ہیں اس کے علاوہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی لکھی ہوئی متعدد کتابیں بھی ادارے سے شائع ہو چکی ہیں اور آپ کے مختلف علمی گوشوں پر لکھی گئی کتابیں بھی شائع کی جا چکی ہیں۔ پچھلے تین سال سے ہم نے یہ دائرہ اور وسیع کیا اور اب اعلیٰ حضرت کی ان تحریر کردہ کتابوں اور رسائل کا انگریزی و عربی زبان میں ترجمہ بھی شائع کر رہے ہیں۔ یہاں مختصراً ان سب کی تفصیلات رقم کی جا رہی ہیں تاکہ قاری حضرات ہماری دس سالہ کارکردگی کا طائرانہ جائزہ لے سکیں۔

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی

(۱) پہلی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء بمقام تھیوسوفیکل ہال کراچی۔ صدارت:۔ سید ریاست علی قادری۔ مہمانِ خصوصی:۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

۲۔ دوسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء بمقام تھیوسوفیکل ہال کراچی، مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء صدارت:۔ ریٹائرڈ ایڈمرل ایم۔ آئی ارشد صاحب (چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ) مہمان خصوصی:۔ ریٹائرڈ جسٹس جناب قدیر الدین صاحب، (سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان)

۳۔ تیسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی۔ صدارت:۔ ریٹائرڈ ایڈمرل ایم آئی ارشد صاحب (چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ) مہمانِ خصوصی:۔ ڈاکٹر جمیل جالبی (وائس چانسلر جامعہ کراچی)

۴۔ چوتھی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۴ء مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۴ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ پیر سید طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی۔ مہمانِ خصوصی:۔ جناب الطاف حسین بریلوی۔

۵۔ پانچویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔

صدارت:۔ پروفیسر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی صاحب (پروفیسر ایمرٹس جامعہ کراچی)

مہمان خصوصی:۔ جناب فواد احمد حداد صاحب (کونسلیٹ جنرل حکومت عراق)

۶۔ چھٹی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۶ء مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام ہوٹل شیرٹن کراچی۔ صدارت:۔ الشیخ السید یوسف الرفاعی الہاشمی (سابق وفاقی وزیر حکومت کویت) مہمان خصوصی:۔ علامہ غلام علی اوکاڑوی (مہتمم دار العلوم اوکاڑہ)

۷۔ ساتویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام ہوٹل شیرٹن کراچی۔ صدارت:۔ پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد صاحب (وائس چانسلر جامعہ کراچی) مہمان خصوصی:۔ جناب حاجی حنیف طیب (وفاقی وزیر ہاؤسنگ و تعمیرات)

۸۔ آٹھویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ حکیم محمد سعید صاحب (چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان) مہمان خصوصی:۔ جناب جسٹس نعیم الدین صاحب (جج سپریم کورٹ پاکستان)

۹۔ نویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ جناب جسٹس اجمل میاں صاحب (چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ) مہمان خصوصی:۔ پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ)

۱۰۔ دسویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ جناب حکیم محمد سعید صاحب (چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان و بانی مدینۃ الحکمت کراچی۔ مہمانِ خصوصی:۔ جناب جسٹس محمد حلیم صاحب (چیئرمین وفاقی نظریاتی کونسل پاکستان و سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان)

امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد

۱۔ پہلی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۵ء بمقام

اسلام آباد ہوٹل۔ صدارت:۔ ریٹائرڈ میجر جنرل عبدالرحمان خاں صاحب (سابق صدر آزاد و جموں کشمیر) مہمان خصوصی:۔ خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان صاحب (پیر طریقت و شریعت)

۲۔ دوسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد ہوٹل۔ صدارت:۔ جناب حاجی حنیف طیّب صاحب (وفاقی وزیر پیٹرولیم و قدرتی وسائل) مہمان خصوصی:۔ جناب الحاج مقبول احمد صاحب (وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور)

۳۔ تیسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء بمقام اسلام آباد ہوٹل۔ صدارت:۔ مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب (وفاقی وزیر مذہبی امور) مہمانِ خصوصی:۔ جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب (مشیر برائے صدر پاکستان)

اسمائے گرامی

مقالا نگار و مقررین حضرات

اِن تمام کانفرنسوں میں جن اسکالرز نے تحقیقی مقالات پڑھے اور جن علماء فضلاء اور دانشور حضرات نے تقریریں فرمائیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی صاحب (پروفیسر ایمرٹس جامعہ کراچی)
۲ پروفیسر ڈاکٹر محمد سرور اکبر آبادی صاحب (پروفیسر اسلامیہ کالج کراچی)
۳ سید الطاف حسین بریلوی صاحب (ادبی اسکالر)
۴ پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی صاحب (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی)
۵ سید انور علی ایڈوکیٹ صاحب (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان)
۶ پروفیسر ڈاکٹر ایوب علی قادری (پروفیسر وفاقی اردو گورنمنٹ کالج کراچی)
۷ پروفیسر ڈاکٹر بشارت علی صاحب (ریٹائرڈ پروفیسر عمرانیات)
۸ پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد صاحب (صدر شعبہ فلسفہ جامعہ کراچی)
۹ پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (صدر شعبۂ اردو جامعہ کراچی)
۱۰ پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب (رجسٹرار جامعہ کراچی)
۱۱ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب (شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی)
۱۲ مولانا حسن مثنیٰ ندوی صاحب (مذہبی اسکالر)
۱۳ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (بانی و سرپرست ادارہ منہاج القرآن لاہور)
۱۴ ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد)
۱۵ پروفیسر کرم حیدری صاحب (چیف ایڈیٹر ماہنامہ زکوٰۃ اسلام آباد)
۱۶ علامہ صاحبزادہ فیض الحسن فیضی (مہتمم دارالعلوم راولپنڈی)
۱۷ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری صاحب (شعبۂ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی)
۱۸ پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی صاحب (جامعہ ملیہ کراچی)
۱۹ علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب (سابق ممبر قومی اسمبلی و مہتمم مدرسہ انوارالقرآن کراچی)
۲۰ مولانا عبدالعزیز عرفی صاحب (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان)
۲۱ جناب ادیب رائے پوری صاحب (صدر نعت اکیڈمی کراچی)
۲۲ ڈاکٹر محمد طفیل احمد صاحب (ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد)
۲۳ پروفیسر سحر انصاری صاحب (شعبۂ اردو جامعہ کراچی)
۲۴ جسٹس عبادت یار خاں (سابق جسٹس سندھ ہائی کورٹ)
۲۵ جسٹس مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری (ممبر سنڈیکیٹ و سلیکشن بورڈ جامعہ کراچی)
۲۶ مولانا کوثر نیازی صاحب (سابق وفاقی وزیر اطلاعات)
۲۷ پروفیسر پریشان خٹک صاحب (چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان)
۲۸ علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب (مشہور عالم و خطیب)
۲۹ پروفیسر ایم۔ اے قادر صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج و پوسٹ گریجویٹ سینٹر سکھر)
۳۰ پروفیسر ڈاکٹر شفیق علی خاں صاحب (گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی)
۳۱ پروفیسر جمیل اختر صاحب (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی)
۳۲ جناب راشد حسن قادری صاحب (سینئر وائس پریذیڈنٹ حبیب بینک کراچی)

مقالات برائے "معارف رضا" و مضامین

۱ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی — فتاویٰ رضویہ کا فقہی مقام (شمارہ اوّل)
۲ جدید و قدیم سائنسی اذکار و نظریات اور امام احمد رضا — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود ״
۳ پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب — اعلحضرت کی نعتیہ شعر و شاعری ״
۴ پروفیسر ابرار حسین صاحب — رسالہ درعلم لوگارثم کا تحقیقی جائزہ ״
۵ مرزا نظام الدین بیگ جاؔم صاحب — امام احمد رضا کا قصیدۂ معراجیہ
۶ پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی — فاضل بریلوی کے معاشی نکات شمارہ اول
۷ مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب — فاضل بریلوی اور چند یادداشتیں ״
۸ ڈاکٹر مختار الدین آرزؔو (انڈیا) — امام احمد رضا کا شخصیتی جائزہ ״
۹ مولانا عبدالکریم صاحب (بنگلہ دیش) — امام احمد رضا ایشیا کا عظیم محقق
۱۰ سید محمد ریاست علی قادری — ایک عظیم سائنسدان ״
۱۱ جناب محمد علی خاں بھوتی (سابق مرکزی وزیر) — دو قومی نظریہ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی شمارہ دوم
۱۲ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی — امام احمد رضا کے حواشی کا تحقیقی جائزہ ״
۱۳ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب — عالمی جامعات اور امام احمد رضا ״

نمبر	مقالہ نگار	عنوان	
۱۴	مولانا مفتی وقار الدین صاحب	شاہ احمد رضا کے علمی کارنامے	،،
۱۵	مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب	فاضل بریلوی ایک ہمہ گیر شخصیت	،،
۱۶	پروفیسر جلیل قدوائی صاحب	مولانا احمد رضا کا نعتیہ کلام	،،
۱۷	مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری	اعلیٰ حضرت کا طرزِ استدلال	،،
۱۸	مولانا محمد فاروق احمد صاحب	اعلیٰ حضرت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ	،،
۱۹	سید اسمٰعیل رضا ذبیح ترمذی	اعلیٰ حضرت بحیثیت نعت گو شاعر	،،
۲۰	جناب شاد گیلانی صاحب	علم جفر اور امام احمد رضا فاضل بریلوی	،،
۲۱	مولانا طاہر شاہ قادری	امام احمد رضا علم الآثار کا عظیم محقق	،،
۲۲	حکیم محمد حسن بدر چشتی	اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت	،،
۲۳	ڈاکٹر سرور اکبر آبادی	اعلیٰ حضرت بحیثیت عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	(شمارہ سوم)
۲۴	سید انور علی ایڈوکیٹ	مولانا احمد رضا بریلوی کے نثر پارے	،،
۲۵	علامہ سعید بن زبیر یوسف زئی	اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن اہلحدیث کی نظر میں	،،
۲۶	علامہ شمس الحسن بریلوی	امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری	،،
۲۷	مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری	استاد احمد رضا بین الفقہاء والاصولین	،،
۲۸	محمد احسان الحق صاحب	عشاق رسالت کا امیر کارواں	،،
۲۹	علامہ نور احمد قادری صاحب	امام احمد رضا کی روحانی کرامت	،،
۳۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب	فوز مبین کا جائزہ	،،
۳۱	علامہ شبیر احمد غوری (انڈیا)	عہدِ حاضر کا تہافۃ الفلاسفہ	،،
۳۲	ڈاکٹر پروفیسر اشتیاق حسین قریشی	دو قومی نظریہ اور مولانا احمد رضا بریلوی	،،
۳۳	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ شاہ صاحب	اعلیٰ حضرت کی اردو شاعری	،،
۳۴	پروفیسر محمد صدیق	پروفیسر حاکم علی کی امام احمد رضا سے عقیدت	،،
۳۵	مولانا محمد حشمت علی خاں	ابداء الدیان فی تفسیر القرآن علی کنز الایمان	(شمارہ چہارم)
۳۶	علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب	اعلیٰ حضرت کے دس نعتیہ اشعار (درعلم ہیئت)	(شمارہ چہارم)
۳۷	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب	مزاج الفقہا	،،
۳۸	علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب	اعلیٰ حضرت علماء بہاولپور کی نظر میں	،،
۳۹	پروفیسر سید محمد فاروق القادری	امام احمد رضا کے ساتھ ایک تاریخی ناانصافی	،،
۴۰	مولانا محمد مرید احمد چشتی	امام احمد رضا کے چند خلفاء	،،
۴۱	پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج	سرکار غوثیت میں اعلیٰ حضرت	،،
۴۲	پروفیسر ڈاکٹر عبد الغنی (لاہور)	امام احمد رضا اور انکے فیوض برکات	،،
۴۳	مولانا شاہ خالد میاں فاخری	خاندان فاخریہ سے اعلیٰ حضرت کے روابط	،،
۴۴	سید محمد ریاست علی قادری	مبلغ اسلام خلیفۂ اعلیٰ حضرت شاہ عبد العلیم صدیقی	،،
۴۵	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	کنز الایمان کا اردو تراجم میں مقام	(شمارہ پنجم)
۴۶	پروفیسر امتیاز سعید	کنز الایمان ایک جائزہ	،،
۴۷	پروفیسر کرم حیدری	پروانۂ شمع رسالت	،،
۴۸	سید انور علی ایڈوکیٹ	امام احمد رضا ایک جسٹس کی نظر میں	
۴۹	ڈاکٹر مطلوب حسین	امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت	،،
۵۰	ایم حسن امام ملک پوری (انڈیا)	امام احمد رضا جدید سائنس کی روشنی میں	،،
۵۱	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظر میں	،،
۵۲	سید محمد ریاست علی قادری	امام احمد رضا اپنی تصنیفات کے آئینہ میں	،،
۵۳	پروفیسر سید عبد القادر (انڈیا)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا	
۵۴	سید الطاف علی بریلوی	کچھ یادیں کچھ باتیں	(شمارہ ششم)
۵۵	علامہ ہدایت اللہ مہاجر مدنی	تقریظ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ	،،
۵۶	علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری	اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی	،،
۵۷	مولانا محمد اعظم سعیدی	فاضل بریلوی اور علوم طبیعیات و کیمیا	،،
۵۸	علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری	امام اہل سنت اور علم التفسیر	،،
۵۹	مولانا اختر الحامدی رضوی	کلام رضا احمد عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	
۶۰	پروفیسر الحاج محمد زبیر علیگ	خلیفۂ اعلیٰ حضرت سید سلیمان اشرف بہاری	(شمارہ ششم)
۶۱	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	حیات امام احمد رضا ایک نظر میں	(شمارہ ہفتم)
۶۲	صاحبزادہ وجاہت رسول قادری	اقوالِ اعلیٰ حضرت	،،
۶۳	علامہ شمس الحسن شمس بریلوی	شرح قصیدہ رضا در علم ہیئت	،،
۶۴	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	فتاویٰ رضویہ اور ڈاکٹر بلیان	،،
۶۵	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	پاک و ہند کی نعتیہ شاعری	،،
۶۶	پروفیسر محمد ابرار حسین	امام اہلسنت کا نظریہ مدّ و جزر	،،
۶۷	پروفیسر ڈاکٹر یحییٰ انجم (انڈیا)	امام احمد رضا اور فنِ تاریخ گوئی	،،
۶۸	خواجہ مظفر حسین	فاضل بریلوی اور علم جفر	،،
۶۹	پروفیسر شبیر احمد غوری (انڈیا)	ریاضی و ہیئت میں مقام رضا	،،
۷۰	پروفیسر مجید اللہ قادری	اردو ادب کی تاریخی فروگذاشت	،،
۷۱	پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج	اسمائے کتب اعلیٰ حضرت کا علمی جائزہ	،،
۷۲	خواجہ حسن نظامی	امام اہلسنت کی سیاسی بصیرت	،،
۷۳	علامہ حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (انگلینڈ)	خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری	
۷۴	محمد مرید احمد چشتی	نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی حامد رضا قادری	،،
۷۵	علامہ یٰسین اختر مصباحی (انڈیا)	سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی	(شمارہ ہشتم)
۷۶	پروفیسر مجید اللہ قادری	فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ	
۷۷	مولانا عطاء المصطفےٰ قادری	اعلیٰ حضرت کی فقہی بصیرت	

نمبر	نام	مقالہ / پیغام	
۷۸	علامہ شمس الحسن شمس بریلوی	شرح قصیدہ رضا در علم ہیئت	"
۷۹	سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی	امام رضا کی شاعری اور علم معانی وبیان	"
۸۰	مولانا عبد النعیم عزیزی علیگ (انڈیا)	کلام رضا میں محاکات	"
۸۱	پروفیسر ڈاکٹر طلحہ رضوی برق (انڈیا)	واصف شاہ ھدیٰ	"
۸۲	کالی داس گپتا (انڈیا)	رضا۔ داغ۔ میر	"
۸۳	پروفیسر ڈاکٹر عبد الرشید	اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت	"
۸۴	پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (انڈیا)	فقہ اسلامی اور بہار شریعت (شمارہ ہشتم)	
۸۵	علامہ مفتی محمد عمر نعیمی	خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی	
۸۶	علامہ محمد ظفر الدین بہاری (انڈیا)	چودھویں صدی کا مجدد (شمارہ نہم)	
۸۷	پروفیسر مجید اللہ قادری	قرآن، سائنس اور امام احمد رضا	"
۸۸	حکیم محمد سعید صاحب	فاضل بریلوی کی طبی بصیرت	"
۸۹	صاحبزادہ وجاہت رسول قادری	قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ	"
۹۰	عبد الستار طاہر رضوی	کنز الایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں	"
۹۱	پروفیسر نور الدین جامی	فقہی شاہکار	"
۹۲	مفتی محمود اختر قادری (انڈیا)	امام احمد رضا علماء و مشائخ کے مرجع فتاویٰ	"
۹۳	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	مولانا احمد رضا اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی	"
۹۴	علامہ محمد احمد مصباحی (انڈیا)	امام احمد رضا اور تصوف	"
۹۵	رائے کمال محمد	تحریک پاکستان میں امام احمد رضا کا مقام	"
۹۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (انڈیا)	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری	"
۹۷	ڈاکٹر حسن رضا اعظمی "	ملک العلماء علامہ محمد ظفر الدین بہاری (خلیفہ اعلیٰ حضرت)	"
۹۸	ڈاکٹر باربرا مٹکاف (امریکہ)	حضرت مولانا احمد رضا بریلوی (انگریزی) (مجلہ ۱۹۸۷ء)	
۹۹	جسٹس عبادت یار خاں	امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت (مجلہ ۱۹۸۸ء)	
۱۰۰	علامہ شاہ تراب الحق قادری	تاریخ ساز شخصیت	"
۱۰۱	پروفیسر سحر انصاری	نعتیہ شاعری اور مولانا احمد رضا	"
۱۰۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یادگار سلف حضرت مفتی تقدس علی خاں	"
۱۰۳	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	امام عصر امام احمد رضا خاں بریلوی (مجلہ ۱۹۸۹ء)	
۱۰۴	پروفیسر ضیغم شمروسی	اعلیٰ حضرت کی فنی عظمت	"
۱۰۵	مفتی محمد مکرم احمد دہلوی (انڈیا)	عالم اسلام کی عبقری شخصیت	"
۱۰۶	پروفیسر ڈاکٹر جے ایم بلیان (ہالینڈ)	امام احمد رضا کی امتیازی خصوصیت	"
۱۱۷	پروفیسر ڈاکٹر باربرا مٹکاف (امریکہ)	امام احمد رضا کی جدوجہد پر تبصرہ	
۱۰۸	منظور الحق اسمٰعیل پیرزادہ کاشی (انڈیا)	امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کے درمیان (مجلہ ۱۹۸۹ء)	
۱۰۹	حکیم محمد سعید دہلوی	مولانا احمد رضا خاں	
۱۱۰	علامہ الشیخ السید یوسف الرفاعی (کویت)	عالم اسلام کے علامۂ کبیر	

پیغامات برائے امام احمد رضا کانفرنس

یہاں ان معزز ارباب علم و دانش اور حل و عقد حضرات کے نام پیش کئے جارہے ہیں جنہوں نے امام احمد رضا کانفرنس کے لئے پیغامات ارسال کئے اور ہماری ہمت افزائی فرمائی۔

نمبر	نام	عہدہ
۱	میر علی احمد خان تالپور	سابق وزیر دفاع حکومت پاکستان
۲	پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب	رئیس کلیہ علوم اسلامی جامعہ کراچی
۳	پیر سید ناطاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی	سرخیل مشائخ طریقت قادریہ
۴	سید غوث علی شاہ	سابق وزیر اعلیٰ سندھ
۵	حاجی حنیف محمد طیب صاحب	سابق وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل
۶	جناب مقبول احمد خاں	سابق وزیر مملکت برائے مذہبی امور
۷	میر نواز خاں مروت	سابق وزیر مملکت برائے انصاف و پارلیمانی امور
۸	جناب حکیم محمد سعید دہلوی	چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان
۹	مفتی تقدس علی خاں بریلوی	شیخ الحدیث پیر جو گوٹھ سندھ
۱۰	حاجی عبد الرزاق جانو مرحوم	چیئرمین پاکستان ٹی ایسوسی ایشن
۱۱	حاجی عبد الحبیب احمد مرحوم	مینجنگ ڈائرکٹر یونین انڈسٹریز کراچی
۱۲	جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم	صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۳	حاجی محمد سیف اللہ خاں	سابق وزیر مملکت برائے مذہبی امور
۱۴	جناب محمد یوسف	سیکرٹری وزارت مذہبی امور
۱۵	جناب عباس باوزیر	سابق صوبائی وزیر محنت، اوقاف و مذہبی امور
۱۶	پروفیسر پریشان خٹک	سابق چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان
۱۷	ڈاکٹر وحید قریشی صاحب	سابق صدر نشین مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد
۱۸	پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد صاحب	سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی
۱۹	پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ناظم تعلیمات بلوچستان کوئٹہ
۲۰	میر خلیل الرحمان	ایڈیٹر انچیف روزنامہ جنگ
۲۱	سید نسیم احمد	سابق ممبر ایگزیکٹو بورڈ حبیب بینک لمیٹڈ کراچی
۲۲	جسٹس نعیم الدین	جج سپریم کورٹ آف پاکستان
۲۳	ڈاکٹر عبد الواحد ھالے پوتا	سابق چیئرمین وفاقی نظریاتی کونسل
۲۴	ڈاکٹر این۔ اے بلوچ	سابق ایڈوائزر ہجرہ کونسل
۲۵	مفتی ڈاکٹر جسٹس سید شجاعت علی قادری	ریٹائرڈ جسٹس وفاقی شریعت کورٹ
۲۶	چودھری شوکت علی	ایڈیشنل سیکرٹری وزارت مذہبی امور
۲۷	پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری	رئیس شعبہ علوم اسلامیہ جامشورو یونیورسٹی
۲۸	ڈاکٹر فاروق ستار	رئیس بلدیہ عظمیٰ کراچی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر ملک	چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی
۳۰	محترمہ بے نظیر بھٹو	سابق وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

With Best Compliment from

M/S H.S. ABDULLAH

Importers: All kinds of
PMC, Pulses and Tea.

Room No 3, Ist Floor Chemical Chamber
Adamjee Dawood Road Karachi.

With Best Compliments of Wishes

M/s. F. RABBI AND CO.
1st FLOOR, JEHANGIR KOTHARI BUILDING,
M.A. JINNAH ROAD, KARACHI.
PHONES: 731431-731432

بقول اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ " اسی کا ہے جو اس نے لیا ہر چیز کی اس کے یہاں ایک عمر مقرر ہے جس میں کمی بیشی نامتصور ہے اور محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔ ! بے صبری سے جانے والی چیز واپس نہیں آتی۔ البتہ ثواب جاتا رہتا ہے ! وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے۔ کیا مقتضائے عقل ہے کہ جانے والی چیز ملے بھی نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت ہاتھ سے چلی جائے، صابروں کو اجر حساب سے نہ دیا جائے گا بلکہ بے حساب عطا ہوگا یہاں تک کہ جنھوں نے صبر نہ کیا تھا۔ روز قیامت تمنا.. کریں گے کہ کاش۔! ان کے گوشت قینچیوں سے کترے جاتے اور یہ صبر کرتے صبر کا ثواب پاتے اور پھر دوسروں کے جانے کی فکر اس وقت چاہیئے کہ خود جانا نہ ہو اور جب خود اپنا جانا سر پر رکھا ہے تو اس کی فکر چاہیئے کہ جانا اچھی طرح ہو اور وہاں نعمت کے گھر میں ایسا ملنا ہو کہ پھر کبھی جدائی نہ ہو۔"

یقین ہے کہ شیخ حمید اللہ قادری حشمتی علیہ الرحمہ وصال کے بعد نعمت کے گھر میں ان سب نعمت والوں سے ملے جن کو اللہ تعالیٰ نے ..... اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے انعام سے نوازا ہے ان صالحین سے ملے کہ جن کا نقش قدم صراطِ مستقیم ہے۔ ان شہیدان وفا کے مشن کی ترویج و اشاعت اور بجا آوری میں اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی جن کو قرآن نے عباد الصالحین کے لقب سے نوازا۔ انھوں نے ان اکابرین سے وفا کی اور اسی راہ وفا میں جان دے دی جنھوں نے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ بے شک وہ "شہید وفا" اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ شہید مرا نہیں کرتے۔!

شیخ حمید اللہ قادری حشمتی علیہ الرحمہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۵ء کو کانپور میں پیدا ہوئے ولادت سے قبل ہی والدِ ماجد شیخ شفیع اللہ کانپوری کا سایہ سر سے اٹھ گیا پھر ۲/۴ کی عمر میں والدہ بھی انتقال فرما گئیں آپ اپنے والدین کی اکلوتی نرینہ اولاد تھے۔ والدین کے بعد آپ کی نانی جان نے آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

آپ کی پرورش آپ کی نانی جان کے زیرِ سایہ ہوئی جو کہ ایک دیندار خاتون تھیں اور حضرت محمد بشیر میاں خلیفہ محمد شبیر میاں پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہم سے بیعت بھی تھیں وہ حصولِ برکت کے لیے جب کبھی مرشد کی بارگاہ میں جاتیں تو اپنے نواسے (شیخ حمید اللہ قادری) کو بھی ضرور ساتھ لے جاتیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بچپن ہی سے بزرگانِ دین کی عقیدت و محبت آپ کے دِل میں گھر کر گئی اور آپ کا مزاج شریعت و طریقت کی چاشنی سے آشنا ہو گیا۔

۱۹۴۴ء میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی خاں پیلی بھیتی علیہ الرحمہ کانپور تشریف لائے تو آپ کی زیارت و دست بوسی اور استقبال کے لیے کانپور ریلوے اسٹیشن پہنچے جونہی آپ کی نظر خلیفۂ اعلحضرت پر پڑی۔ آپ کے دِل کی کایا ہی پلٹ گئی اور آپ وہیں ان کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گئے آپ کو اپنے مرشد اور مرشد کے مرشد دونوں سے بڑی عقیدت و محبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جب تک ہندوستان میں رہے اپنے مرشد کی خدمت میں ہمہ وقت حاضر رہے۔ ۱۹۴۹ء میں ہجرت فرما کر کراچی (پاکستان) تشریف لے آئے۔

آپ نہایت دیندار، متقی و پرہیزگار تھے۔ دینی اور فلاحی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے لیکن نمود و نمائش سے ہمیشہ دور رہے حتّٰی کہ اس قدر رازداری سے کہ گھر والوں کو بھی خبر نہ ہو پاتی۔ نہ جانے کتنے ہی مدارس اور مساجد کی تعمیر میں حصہ لیا اور کتنے ہی یتیموں اور ناداروں کی مدد کی۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا سے آپ کو بہت لگاؤ تھا۔ یہ دراصل آپ کے عشق اعلیٰ حضرت کا تقاضا تھا۔ آپ نے اس ادارے کی سرپرستی اس وقت سے فرمائی کہ جب ادارہ اپنے ابتدائی مراحل میں تھا۔ آپ کے سامنے کبھی گزارشِ احوالِ واقعی کی ضرورت پیش نہ آتی۔ آپ کی دوررس

نگاہ ادارے کی مالی ضروریات سے باخبر رہتے ہوئے ہر وقت تعاون کیلئے آمادہ رہتی۔

آپ نے مالی تعاون سے دنیائے رضویت کی اہم خدمات انجام دیں قبل از وصال اپنے فرزندِ اصغر (پروفیسر مجید اللہ قادری) کو یہ وصیت فرمائی کہ یہ سلسلہ میرے بعد بھی جاری رہے۔

آپ کو حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ سے خاص عقیدت و محبت تھی جو کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ بنی۔ آپ اکثر گھر والوں سے فرماتے تھے کہ میرے وصال کے بعد رونا دھونا مت، بلکہ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی نعتیں اور درود و سلام پڑھنا، میری قبر بھی امام احمد رضا کی طرح قدِ آدم کھودنا، تاکہ قبر میں اپنے آقا و مولیٰ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر میں بھی کھڑے ہو کر باادب درود و سلام عرض کر سکوں۔

جنوری سنہ ۱۹۸۹ء میں آپ کی طبیعت کچھ خراب ہوئی، گھر والوں نے علاج کرایا مگر۔ ۔ ۔ مگر کون تھا جو محبوب کی صدا پر محب کو جانے سے روکتا، چنانچہ ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۴۱۰ھ / ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۹۰ء بروز جمعرات صبح تقریباً ۸ بجے اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

ادیب شہیر حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ، نے، اس وقت مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخِ وصال اخذ فرمایا۔

دارِ فانی سے ہوئے رخصت حمید اللہ حشمتی

موت اس دنیا میں ہے ہر اک زندگانی کا مآل

ہوگیا یوں حیف شاخِ آرزو کا سر قلم

نشترِ غم بن گیا دل کے لیئے ان کا وصال

۱۹۹۰ء - ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثراتِ شمس بریلوی

بر وفات جناب محترم شیخ حمید اللہ قادری الحشمتی رحمۃ اللہ علیہ
سابق سرپرست ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی

موت کیا ہے اپنی صبحِ زندگی کی شام ہے — دہرِ فانی میں فنا ہی زیست کا انجام ہے

خیر کے کاموں سے بنا میں بقائے نام ہے — اس میں کوئی شک نہیں اس میں نہ کچھ ابہام ہے

کیجئے گل پر نظر، اس سے بناتے ہیں گلاب — ہٹ گیا اس پہ بھی تو پائندہ اس کا نام ہے

ثبت کر جاتے ہیں وہ نقشِ دوامِ زندگی — چھوڑ جاتے ہیں نشاں، مردوں کا یہی کام ہے

محترم شیخ حمید اللہ قادری و حشمتی — شامل ایسے ہی نیکوکاروں میں انکا نام ہے

شاق ہے اُن کی جدائی گو تمام احباب کو — وجہِ تسکین پر یہی اُن کی مرگِ خوش انجام ہے

نقش تابندہ ہیں، انکی باقیاتِ صالحات — نیک کاموں، ایسے بیٹوں سے بقائے نام ہے،

فیض یابِ لطف ہے، یہ فعلِ تحقیقاتِ رضا — بعد اُن کے یہی تو باری ان کا فیضِ عام ہے،

اُن کے جود و لطف کے آثار تو ہیں بے شمار — اس ادارہ پر کرم تو اک شانِ عام ہے

ان کے بیٹے بھی ہیں انکی باقیاتِ صالحات — ان کے نام سے یہی تو وابستہ علوِّ نام ہے

یوں گزرتا ہے مجید قادری کا ہر نفس — شیخ صاحب کی روش پر اُنکا ہر گام ہے،

اور سرگرمِ عمل ہوں، حق انہیں توفیق دے — ہو ادا حقِ پدر و بیٹوں کا یہ ہی کام ہے

سال اک گزرا ہوئے تھے آج کے دن وہ جدا — ہوتا ہے محسوس جیسے صبح تھی اب شام ہے

بارالٰہا! جنت الفردوس ہو اُن کا مقام — اس دعا پر التجائے شمس کا اتمام ہے

اشاعتی خبریں

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے اور ہو چکا ہے' حال ہی میں بنگلہ دیش کے مولانا محمد عبدالمنان صاحب نے امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان اور صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے تفسیری حاشیے کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا ہے پہلا "رضا اکیڈمی" چٹاگانگ' بنگلہ دیش نے شائع کردیا ہے (اس کا ایک نسخہ ادارۂ ہذا کی لائبریری میں بھی موجود ہے) جبکہ بقیہ پارے ماہنامہ "ترجمانِ اہلسنت" چٹاگانگ میں قسط وار شائع ہو رہے ہیں۔

ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ایک تحقیقی مقالہ مجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ" اردن کے لئے تحریر فرمایا' جبکہ امام احمد رضا ہی پر دوسرا مقالہ انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا فاؤنڈیشن تہران (ایران) کے لئے تحریر فرمایا امام احمد رضا کی غریبوں سے محبت سے متعلق ایک مقالہ بعنوان "غریبوں کے غمخوار" تحریر فرمایا جسے رضا اکیڈمی لاہور اور پھر رضا انٹرنیشنل اکیڈمی' صادق آباد نے کتابی صورت میں شائع کیا' ادارۂ ہذا بھی اپنے سالنامہ "معارفِ رضا" شمارہ دہم میں اسے شائع کر رہا ہے۔

امام احمد رضا پر دُنیا بھر میں تحقیقی کام شروع ہو چکا ہے' چنانچہ امام احمد رضا پر کام کرنے والوں کی آسانی کے لئے اقبال احمد قادری نے ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مدظلہ' کی ہدایت پر ایک بروشر ترتیب دیا ہے جس میں تقریباً ساٹھ (٦٠) مختلف موضوعات اور ان موضوعات سے متعلق لٹریچر کی نشاندہی کی گئی ہے' آپ' ایک مقالہ "امام احمد رضا وادیٔ مہران میں" بھی لکھ رہے ہیں۔

ہمدرد یونیورسٹی' دہلی کے پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم نے نظریۂ زمان پر ایک تحقیقی مقالہ تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے نظریۂ زمان سے متعلق امام احمد رضا اور ڈاکٹر علامہ اقبال کے نظریات کو پیش کیا ہے' ادارہ ہذا اسے اپنے سالنامہ معارف شمارہ دہم میں شائع کر رہا ہے۔

ڈاکٹریٹ

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (کراچی) ۸۹ - ۱۹۹۰ء میں کراچی یونیورسٹی سے مختلف موضوعات پر ڈاکٹریٹ (Ph. D.) کی ڈگری حاصل کرنے والوں کو اس سال امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۰ء (کراچی) میں "امام احمد رضا ایوارڈ ۱۹۹۰ء" اور اعزازی رکنیت کی سند پیش کر رہا ہے تاکہ اہل علم و قلم کی مزید حوصلہ افزائی ہو امسال جن شخصیات کو ایوارڈ پیش کیا جا رہا ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ جسٹس (ریٹائرڈ) مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری
۲۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبداللہ قادری
۳۔ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری
۴۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد قادری

ادارۂ ہذا موصوف ڈاکٹر صاحبان کو امام احمد رضا کے علمی' ملی دینی اور فکری کارناموں پر ریسرچ کی دعوت دیتا ہے اور ہر ممکن تعاون کی پیشکش کرتا ہے۔

امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ (Ph. D.)

ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کے زیرِ نگرانی ملکی و غیر ملکی اسکالرز مختلف جامعات میں امام احمد رضا پر تحقیقی مقالات لکھ رہے ہیں — حال ہی میں مسز اوشا نیال جو کہ انڈیا کی فاضلہ ہیں نے کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے "امام احمد رضا اور علماء اہلسنت" کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرلی ہے۔ موصوفہ ڈاکٹر صاحبہ نے زیادہ تر مواد ماہرِ رضویات ڈاکٹر صاحب کی نگرانی ہی میں تیار کیا اور وہ اس سلسلے میں پاکستان بھی تشریف لائیں۔ ادارۂ ہذا ڈاکٹر اوشا سانیال کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملنے پر امام احمد رضا ایوارڈ ۱۹۹۰ء پیش کرتا ہے — اسکے علاوہ لندن یونیورسٹی سے پروفیسر غیاث قریشی بھی ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ پاکستان میں جامعہ کراچی سے آپ ہی کی نگرانی میں پروفیسر مجید اللہ قادری اور محمد اسحاق مدنی Ph. D. کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ جبکہ سندھ یونیورسٹی جامشورو کے پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری کی نگرانی

میں پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی صاحب سندھی میں امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہے ہیں جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے

مفتی محمد مکرم احمد (دہلی) نے ایک تحقیقی مقالہ "فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشدیہ کا مطالعاتی جائزہ" تحریر فرمایا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاشک و شبہ امام احمد رضا اپنے وقت کے امام الفقہاء تھے۔ یہ مقالہ ادارۂ ہذا اس سال کانفرنس کے موقع پر کتابی شکل میں شائع کر رہا ہے جس پر ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے تقدیم بھی رقم فرمائی ہے۔ مفتی صاحب موصوف ان دنوں عربی ادب پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

کراچی یونیورسٹی، شعبۂ علوم اسلامیہ کے استاد پروفیسر سید رئیس احمد صاحب پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری کی سرپرستی میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ بعنوان "امام احمد رضا اور عائلی قوانین" تیار کر رہے ہیں۔

مس تنظیم جنہوں نے گذشتہ برس کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے اردو میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی، پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ کراچی) کے زیر نگرانی "امام احمد رضا کی اردو شاعری" کے عنوان پر ڈاکٹریٹ کے لئے SYNCPSIS تیار کر رہی ہیں۔

برمنگھم یونیورسٹی، انگلینڈ کے پروفیسر جی۔ ڈی قریشی (جو کہ نیوکاسل یونیورسٹی سے امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ بھی لکھ رہے ہیں) نے امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" کا انگریزی میں ترجمہ کر لیا ہے جو ماہنامہ "اسلامک ٹائمز" (انگلینڈ) میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ ادارۂ ہذا اس کو ایک کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

★ ★ ★ ★

ادیب شہیر علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ نے اپنا تحقیقی علمی مقالہ "فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ عالمگیری کا جائزہ" مکمل کر لیا ہے جو کہ کتابت کے مراحل میں ہے یہ مقالہ فقہ اسلامی خصوصاً فقہ حنفی سے دلچسپی رکھنے والے علماء و طلباء اور وکلاء و دانشوروں کے لئے ایک نادر تحفہ ہے ادارۂ ہذا اس کو جلد زیور طباعت سے مزین کرکے پیش کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری (استاد شعبہ علوم اسلامیہ) کراچی یونیورسٹی) نے پروفیسر رفیع اللہ صدیقی کے مقالے "امام احمد رضا کے معاشی نکات" کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جس کو ادارۂ ہذا نے "المخطوط الرئیسۃ للاقتصاد الاسلامی" کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ اس سے قبل ادارہ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کر چکا ہے۔

مولانا جلال الدین قادری کی ایک کتاب آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۲۵ء/۱۹۴۷ء کا انگار عرفانی چشتی صابری صاحب نے ادارۂ ہذا کی درخواست پر انگریزی میں ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ علمی اور تحقیقی حلقوں میں اس کی افادیت کے پیش نظر ادارۂ ہذا اس کو جلد شائع کرکے اہل علم و تحقیق کے سامنے پیش کرے گا تاکہ حقائق سامنے آئیں، نیز ادارہ اس کی عربی میں طباعت کا ارادہ بھی رکھتا ہے۔

ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (سرپرست اعلیٰ ادارۂ ہذا) کی کتاب "گناہ بے گناہی" اور "اُجالا" کا پروفیسر ایم اے قادر نے انگریزی میں ترجمہ کر لیا ہے۔ جو کہ ادارہ بہت جلد شائع کر رہا ہے۔ ادارہ "اجالا" کا سندھی ترجمہ "سُوجھرو" کے نام سے پہلے ہی پیش کر چکا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق علی خاں نے انگریزی میں ایک مقالہ بعنوان "شاہ ولی اللہ موومنٹ اور امام احمد رضا" تحریر کیا ہے۔

تعزیتی خبر

خبرِ وصال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

فیضِ اسلاف کے مظہر فاضلِ جامعہ ازہر حضرت علامہ عبدالمصطفےٰ الازہری ابن صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (رحمہما اللہ علیہم) گذشتہ برس ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز بدھ اس دنیائے فانی سے پردہ فرما گئے ۱۹ اکتوبر کو دارالعلوم امجدیہ (کراچی) میں مولانا فضل الرحمٰن القادری المدنی مدظلہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور دارالعلوم امجدیہ ہی کے احاطے میں آپ کی وصیت کے مطابق سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اور دنیائے اہل سنت ایک گھنے علمی سایہ دار درخت سے محروم ہو گئی

حکیم الامت مفسر قرآن علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی کے فرزند ارجمند مجاہد تحریکِ نظام مصطفےٰ علامہ مفتی محمد مختار احمد نعیمی گجراتی (رحمۃ اللہ علیہم) بعارضۂ جگر کچھ علالت کے بعد ۲۵ شوال ۱۴۱۰ھ / ۲۱ مئی ۱۹۹۰ء بروز پیر وصال فرما گئے۔ ۲۲ مئی کو بعد نمازِ ظہر آپ کے والد گرامی کے پہلو میں آپ کی تدفین ہوئی۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ، کراچی) کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر مجید اللہ قادری کے والد ماجد الحاج شیخ حمید اللہ قادری حشمتی بھی ۱۳ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ / ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء کو طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے ——— آپ نے اپنے مالی تعاون سے دنیائے رضویت کی اہم خدمات انجام دیں ——— ان حضرات کی دینی اور ملی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، ایسے مخلص بار بار پیدا نہیں ہوا کرتے۔ ادارۂ ہذا متعلقین و متوسلین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش

کرتا ہے، رب تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین

نایاب قلمی مسوّدہ

حال ہی میں امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے دو ۲ انتہائی قیمتی قلمی نسخے مولانا سیّد ریاض احمد قادری نوری حشمتی (خلیفہ حضرت مشاہد رضا خاں مدظلہٗ) کے توسط سے ادارہ کو حاصل ہوئے ہیں۔

(۱) حاشیہ، زیج بہادر خانی معہ متن

یہ رسالہ جناب احتشام الدولہ مبارز الملک راجہ خان بہادر خاں بہادر نصرت جنگ نے علم زیج (ستاروں کی چال) سے متعلق لکھا تھا جو کہ ۱۸۵۵ء میں شائع ہوا امام احمد رضا نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

(۲) الاشکال الاقلیدس (عربی) ۱۳۰۶ھ

علم اقلیدس (علم ہندسہ) پر امام احمد رضا کا یہ تحقیقی طویل مقالہ بڑے سائز کے ۳۴۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے جس میں ۱۳ ابواب ہیں۔ اس مقالے کو ۱۳۲۰ھ میں جناب محمد ارشاد علی صاحب نے نقل کیا تھا ——

ادارہ مولانا سیّد صاحب موصوف کے اس علمی تعاون کا بیحد ممنون ہے۔ انشاءاللہ جلد ہی ادارہ ان قیمتی مقالات کو زیورِ طباعت سے مزّین کرکے اہلِ علم و فن کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔

صحافتی

کراچی سے اہلسنت کا ایک ماہنامہ "حجاز" اُردو، حضرت مولانا قاری رضا المصطفےٰ اعظمی کی ادارت میں جاری ہوا ہے۔ رابطہ کے لئے (مکتبۂ رضویہ، فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ روڈ کراچی فون ۲۱۶۴۶۴)

کراچی ہی سے ایک ہفت روزہ "احوال" اُردو محترم محمد احمد صدیقی صاحب کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ رابطہ کے لئے (۶۱۲- چھٹی منزل یونی شاپنگ سینٹر، شاہراہ عراق (عبداللہ ہارون روڈ) صدر کراچی فون ۵۱۲۲۷۵

متفرقات

مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی (اُستاذ شعبۂ عالیہ مدرسہ مجیدیہ، بنارس) نے ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "تذکرۂ مشائخِ قادریہ رضویہ" بڑی محنت و لگن سے تیار کیا ہے جو کہ ۵۵۹ صفحات پر مشتمل ہے، انڈیا سے اکیڈمی مشائخ قادریہ رضویہ، بنارس نے اور پاکستان میں کشمیر پبلیکیشنز لاہور نے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے

۲۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ / ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء کو انجمن طلباء اسلام (A-T-I) کے مرکزی صدر غلام مرتضیٰ سعیدی نے ناظم سندھ، ناظم کراچی اور دیگر رہنماؤں کے ہمراہ ادارۂ ہذا کا مطالعاتی دورہ کیا۔ حضرت مولانا وجاہت رسول قادری پروفیسر مجید اللہ قادری اور دیگر احبابِ ادارہ سے تبادلۂ خیال کیا۔

مکتبۂ رضویہ، کراچی ادارۂ ہذا کے تعاون سے فتاویٰ رضویہ جلد سوئم، چہارم اور پنجم کی اشاعت میں مشغول ہے۔ عنقریب یہ کتابیں منظرِ عام پر آجائیں گی جو کہ اب نایاب ہیں۔

کراچی میں ادارۂ ہذا کے علاوہ جمعیتِ اشاعت اہلسنت، حیدرآباد میں بزمِ رضا اور جماعت اہلسنت، حیدرآباد، لاہور میں رضا اکیڈمی، مرکزی مجلس امام اعظم، رضا فاؤنڈیشن، بزمِ عاشقانِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، رضا اکیڈمی، واہ کینٹ اور رضا انٹرنیشنل اکیڈمی، صادق آباد، انڈیا میں رضا اکیڈمی بمبئی، جامعہ اشرفیہ اعظم گڑھ کا ادارۂ اشاعت المجمع الاسلامی ادارۂ ماہنامہ حجازِ جدید، نئی دہلی، ادارہ ماہنامہ "سُنی دنیا" بریلی، ماہنامہ "اعلیٰحضرت" بریلی، "رضا اکیڈمی" چٹا گانگ، بنگلہ دیش، انٹرنیشنل سُنی رضوی سوسائٹی مانچسٹر (برطانیہ) یہ ادارے امام احمد رضا اور مسلکِ اہلسنت پر بڑی سرعت سے مفید و معیاری لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔

صد سالہ جشن مفتی اعظم ہند

۱۳۱۰ھ —— ۱۴۱۰ھ

گذشتہ سال ۱۴۱۰ھ کو دُنیا بھر میں شہزادۂ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفےٰ رضا خاں قدس سرہٗ کے صد سالہ جشنِ ولادت کے طور پر منایا گیا، دُنیا بھر میں کانفرنسیں، سیمینار اور جلسے منعقد کئے گئے۔ پاکستان میں بھی جشنِ ولادت بڑے اہتمام سے منایا گیا اِس موقع پر ادارۂ ہذا کے معتمد اقبال احمد قادری اختری نے ایک مقالہ بعنوان "تجلیاتِ نوری" لکھا جو کہ ادارہ ہذا کے تعاون سے بزمِ حامد رضا، کراچی نے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے کراچی کے ادارۂ "شاہ احمد رضا لائبریری" نے صد سالہ جشنِ ولادت پر ایک یادگاری "کی چین" کا اجراء کیا۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر کانفرنسیں اور سیمینار منعقد ہوئے۔
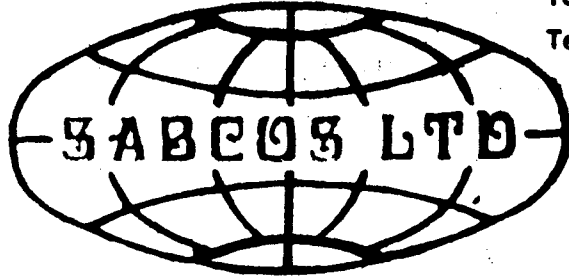
Telegrams : TAJBAWA

Telex : TBANI PK - 2622

THE NAME TRUSTED WORLD OVER

SABCOS LTD.. have long been acknowledged as the manufacturers of repute all over the world. Equipped with largest cone dyeing plant in Pakistan capable of processing yarn and fabrics Sabcos products are manufactured with finest quality material under the stringent process of quality control

SABCOS Manufacturers and Exporters of

● SABCOS BLANKETS ● MACHINE MADE CARPETS ● VELVET ● TERRY TOWELS ● HOSIERY GOODS ● SUITINGS

SPECIALISTS IN DYEING & BLEACHING OF CLOTHS

(PVT)

SABCOS LTD.

Mills :

A-12, S. I. T. E., Off Manghopir Road, KARACHI-16
(Pakistan) Phones : 295877-295334

Office :

45-46/B, Latif Cloth Market Luxmidas Street,
KARACHI-2 (Pakistan) Phones : 234288-238751

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1. The revelation
Of this Book
Is from Allah,
The Exalted in Power,
Full of Wisdom.

VERSE 1 - SURA ZUMAR

2. Verily it is We Who have
Revealed the Book to thee
In Truth: so serve Allah,
Offering Him sincere devotion.

VERSE 2 - SURA ZUMAR.

• O ye who believe!
Take not My enemies
And yours as friends
(Or profectors),-off ring them
(Your) love, even though
They have rejected the Truth
That has come to you,
And have (on the contrary)
Driven out the Prophet
And yourselves(from your homes),
(Simply) because ye believe
in Allah your Lord!
If ye have come out
To strive in My Way
And to seek My Good Pleasure,
(Take them not as friends),
Holding secret converse
Of love (and friendship)
With them: for I know
Full well all that ye
Conceal and all that ye
Reveal. And any of you
That does this has strayed
From the the Straight Path.

VERSE - SURA MUMTAHINA

عہد جدید کی عظیم عبقری شخصیت، مجدّدِ عصر امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ۷۰ ویں یوم وصال پر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (کراچی) کے زیرِ اہتمام امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء حسبِ دستور ۱۰ ستمبر کو دربار ہال شیرٹن ہوٹل کراچی میں منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض عزت مآب جسٹس اجمل میاں، چیف جسٹس، سندھ ہائی کورٹ نے انجام دیئے

یہ کانفرنس، جو امام احمد رضا کی فکری علمی اور ملّی خدمات کے حوالہ سے منعقد ہوئی۔ اس میں دینی و علمی تحقیقی و ادبی شخصیات، ماہرینِ قانون، وکلاء اور معززین شہر نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ اردو زبان و ادب کے نامور محقق ڈاکٹر فرمان فتح پوری چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ (کراچی) مہمانِ خصوصی تھے۔

کانفرنس پروگرام کے مطابق عصر کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ پہلی نشست نمازِ مغرب تک ہوئی اور دوسری نشست نمازِ مغرب کے بعد شروع ہوکر ایک شب تک جاری رہی۔

کانفرنس کی کارروائی کا آغاز قرآنِ مجید کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ محمد اسحاق سعیدی امام و خطیب جامع مسجد عمر فاروق نارتھ کراچی نے تلاوت کی دونوں نشستوں میں مناسب مواقع پر پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں حضرات خورشید احمد اور صدیق اسمٰعیل نے نعتوں سے حاضرین کو نوازا۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے صدر محترم ریاست علی قادری نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں موصوف نے ادارہ کے مقاصد اور پروگرام کی وضاحت کے ساتھ ادارے کے اہم علمی کارنامے بیان کئے نیز انکشاف کیا کہ امام احمد رضا کی بلند قامت شخصیت اب بین الاقوامی سطح پر تسلیم کی جارہی ہے۔ جیساکہ ان کے علمی کارناموں کے متعلق دُنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں ریسرچ پیپرز مرتب ہو رہے ہیں اور تحقیق کے بڑھتے ہوئے کام کی بدولت، انکی شخصیت اب بین الاقوامی حلقوں میں تسلیم کرلی گئی ہے۔ موصوف نے زور دیا کہ اس عظیم اسلامی عبقری مفکر کے علمی ورثے اور افکار کی بابت، پاکستان کی جامعات اور تحقیقی اداروں میں غیر جانبدار ریسرچ اسکالروں کو کام کرنا چاہیئے تاکہ جدید دُنیا کو اس عظیم مفکرِ دین کے قیمتی ورثے سے روشناس کرایا جائے۔

اس کانفرنس کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنے مخصوص اندازِ خطابت میں امام احمد رضا کو خراجِ تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ وہ دُنیائے علم و ادب کے درخشاں ستارے ہیں۔ امام موصوف کی سب سے بڑی خصوصیت، عشقِ رسول کی وہ حرارت ہے جو انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کی اور محبتِ رسول کے چراغ کی روشنی میں مسلمانوں کو محبت و اخوت اور امن و سکون کی راہ دکھائی۔

عزت مآب جسٹس اجمل میاں چیف جسٹس، سندھ ہائی کورٹ نے خطبۂ صدارت دیتے ہوئے امام احمد رضا کو اس صدی کی نمایاں ترین نابغۂ عصر علمی شخصیت قرار دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ امام موصوف نے فقیہانہ بصیرت اور مجددانہ صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر شعبۂ حیات میں مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ ان کی تصانیف اور تحریریں علم کی روشنی کا چراغ ہیں۔ جن سے اہل علم ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں گے وہ نہ صرف اپنے زمانے کے حالات، بلکہ مستقبل کے معاملات پر بھی گہری دسترس رکھتے تھے صدر کانفرنس نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی علمی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دورِ ابتلا میں محدود وسائل کے باوجود، ادارے کے ارکان ایک بہت اہم اور اعلیٰ علمی مشن کو انجام دے رہے ہیں۔

جسٹس (ریٹائرڈ) وفاقی شرعی عدالت، ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری نے جواب شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ ہیں اپنے مقالہ بعنوان امام احمد رضا

کا فقہائے سلف سے اختلاف اور اس کی نوعیت" میں اختلاف کی مختلف وجوہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ "ایک اختلاف عقائد کے باب میں تنقیصِ رسالت اور تنقیصِ شانِ اولیاء کا تھا۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی میں اس بگاڑ کا تدارک علم و حکمت کے ساتھ کیا اور اسلامیانِ برصغیر کے دل عشقِ نبوی کی لمعات سے روشن و منور رکھا۔" انہوں نے ایک اور اہم اختلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ جن فقہائے کرام کی تحقیق، حنفیت کے لئے حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی تھی ان کی حنفیت کی تحقیق کی کمی واضح فرمائی "لیکن تطفل سے اظہار کیا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا یہ انداز، ادب و احترام اسلاف کے ضمن میں موجودہ دور کے اُن نام نہاد 'محققین' ڈاکٹروں اور پروفیسروں کے لئے درسِ ادب ہے جو مجتہد بن کر اسلام کے اصولوں کی دیواریں بے دردی سے ڈھا رہے ہیں۔"

سابق ممبر قومی اسمبلی علامہ شاہ تراب الحق قادری، مہتمم مدرسۂ انوار القرآن کراچی نے اپنے مقالے میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمۂ "قرآن کنز الایمان" کے علمی و ادبی، معنوی اور تفسیری محاسن پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آپ کا ترجمۂ قرآن، عظمتِ الوہیت اور شانِ رسالت کا غماز ہے اور اسی اعتبار سے اُردو تراجم میں ممتاز و منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق علی خاں، پروفیسر آف انگلش، نیشنل کالج، کراچی نے اپنے انگریزی مقالے میں تفصیل سے بتایا کہ امام احمد رضا کے عقائد و افکار نے مسلمانانِ ہند کے سیاسی و معاشرتی اور اقتصادی حالات پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں انہوں نے تاریخی شواہد سے ثابت کیا کہ امام احمد رضا وہ اوّلین شخصیت تھے جنہوں نے بہت پہلے مسلمانوں کو ایک جداگانہ سیاسی لائحہ عمل کے ساتھ ایک مکمل معاشی و اقتصادی پروگرام بھی دیا اور اس طرح تحریکِ پاکستان کی بنیادیں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

جامعہ کراچی کے شعبۂ اُردو کے چیئرمین پروفیسر جمیل اختر خاں نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کی شعری اور ادبی خصوصیات پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگرچہ امام احمد رضا ایک نعت گو شاعر تھے لیکن اُن کی نعتیہ شاعری میں اُردو ادب اور غزل کی وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو ان کے ہم عصر شعراء اور اُن سے قبل کے اساتذہ کے شعر و ادب میں موجود ہیں اور امام احمد رضا نے نعت گوئی کے لئے جو اوصاف اختیار کئے ان کی بدولت اُردو ادب میں نعت گوئی کو ایک مستقل اور منفرد مقام حاصل ہوا۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم نے جو شعبہ دینیات و عربی علی گڑھ یونیورسٹی (بھارت) میں استاد ہیں۔ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء کے نام ایک مقالہ بذریعہ ڈاک ارسال کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا نے بلاشبہ علوم نقلیہ و عقلیہ کو دوش بدوش لیکر، دینِ متین کو نئے نظریات و اسالیب میں ڈھالا، وہ یقیناً مجدّد تھے اور انہوں نے تجدیدِ دین کا حق بھرپور ادا کیا اور اپنی اس خدمت میں موصوف نے نہ اپنوں کی مخالفت کی پروا کی اور نہ ہی غیروں کی ملامت سے ملول ہوئے۔

مولانا عبدالعزیز عرفی قادری، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے مقالے میں امام احمد رضا کی شخصیت اور تصورات پر بعض حلقوں کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کو ان کی تصانیف اور تالیفات کی روشنی میں بے حقیقت اور بے بنیاد قرار دیا اور فرمایا کہ امام احمد رضا، اس صدی کے نہ صرف عظیم عالم اور فقیہ تھے بلکہ وہ مسلمانوں کے عظیم مصلح بھی تھے امام موصوف نے مسلم معاشرے میں رائج بہت سی بدعات اور خرافات کو نہایت جرأت کے ساتھ مسترد کیا اور تعلیماتِ اسلامی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا صحیح رُخ پیش کر کے عمل کی دعوت دی۔

جناب راشد حسن قادری سینئر وائس پریذیڈنٹ حبیب بینک کراچی نے اپنے انگریزی مقالے اور امام احمد رضا کے معاشی اور اقتصادی نظریات پر اظہارِ خیال کیا اور فتاویٰ رضویہ کی ساتویں جلد کے حوالے سے ثابت کیا کہ امام احمد رضا نہ صرف یہ کہ نابغۂ عصر عالم تھے بلکہ اپنے زمانے کے سیاسی اور معاشی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآن و سنّت کی روشنی میں مسلمانوں کی اقتصادی مالیاتی ترقی کے لئے ایک جامع اسکیم پیش کی جس پر اگر اس وقت عمل کر لیا جاتا تو قیامِ پاکستان کے وقت، مسلمانانِ ہند من حیث القوم ایک مضبوط معاشی طاقت ہوتے یہ ان ہی کی رہنمائی کا اثر تھا کہ مسلمان سال ۱۹۴۰ء کے اواخر میں بینکنگ فنانس اور ٹریڈ کی طرف رجوع کر چکے تھے۔

دوسری نشست کے آخر میں سلام و دعا کے بعد ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے جنرل سیکریٹری پروفیسر مجید اللہ قادری نے کلمۂ تشکر کے عنوان سے صدر کانفرنس، مہمان خصوصی مقالہ نگار اور نعت خواں حضرات اور تمام حاضرین کا پرخلوص شکریہ ادا کیا اور اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ان کے تعاون اور نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور توقع ظاہر کی کہ وہ آئندہ بھی ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے اور امام احمد رضا کے عظیم مشن کو آگے بڑھانے میں ادارے کے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائیں گے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ
یو بی ایل
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
ترقی ہمارا شعار

سام سنگ
سام سنگ ریفریجریٹر کا معیار
قدرتی تازگی محفوظ و برقرار
تازگی ...
کچھ لوگ آپ کو قائل کرنا چاہیں گے کہ ریفریجریٹر کا انتخاب محض اس کے دلفریب رنگوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ دراصل آپ کو ایسا ریفریجریٹر چاہیئے جو آپ کے کھانوں کا ذائقہ، پھلوں اور سبزیوں کی قدرتی تر و تازگی بالکل اصلی حالت میں برقرار رکھے۔
سام سنگ کا طریقہ کار ... مسلسل تحقیق و تجربہ، جدید ترین ٹیکنالوجی سے استفادہ اور پھر مخصوص مٹیریل کا استعمال تاکہ آپکو ایسے ریفریجریٹر مہیا کئے جائیں جن میں رکھی گئیں آپکی تمام اشیائے خورد و نوش کی قدرتی تازگی جوں کی توں محفوظ و برقرار رہے۔
اور ہمارے ریفریجریٹر کے دلفریب رنگ آپ کے گھر کی زیبائش کے شایانِ شان بھی ہیں۔ سام سنگ ریفریجریٹر کی مکمل رینج ۲ سے ۱۶ کیوبک فٹ کے مختلف سائز میں دستیاب ہے۔ اپنے قریبی سام سنگ ڈیلر کے یہاں آج ہی ملاحظہ کیجئے۔
سام سنگ وارنٹی
کمپریسر کی ۲ سالہ گارنٹی – ایک سال کی مفت سروس
بعد از فروخت سروس اور اسپیئر پارٹس پرزہ جات پاکستان بھر میں دستیاب
تمام مقررکردہ ڈیلروں سے دستیاب
ڈسٹری بیوٹرز، نیو الیکٹرانکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کراچی۔ 685001 5 - لاہور: 58852 - ملتان: 13 73 راولپنڈی: 554694 - فیصل آباد: 24444
THAVER
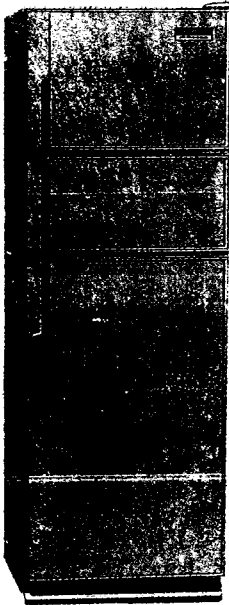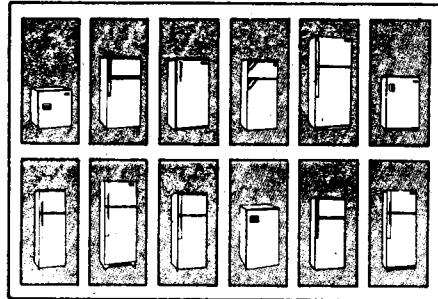
خطبات: آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء مرتبہ محمد جلال الدین قادری

now *IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA KARACHI*
PRESENTS the

SPEECHES

ALL-INDIA SUNNI CONFERENCE 1925 TO 1947

—The English Version of 'the Khutbat'

* the greatest spectacular pageant of the Indo-Pakistan religio-political scene ignored by the historians:

* an historical episode about the collective attitude of the Scholars and Divines of the Ahl-e-Sunnat during the Pakistan Movement:

* the most sensational exposition of the Two-Nation Theory and its groundwork:

* the thought provoking and epoch-making SPEECHES of the dignitaries of the Ahl-e- Sunnat and leaders of the All-India Sunni Conference:

And 57 Valuable Documents
With Most Modern Get-up: Pages 550
Translated by Nigar Erfaney Chishty Sabiri
With Important Notes & Commentaries
Publishers:
IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA
7/234, 3rd Floor, Nasheman Building,
Stretchen road, Karachi. (Pakistan).

And do not corrupt the land after it has been
reformed; and pray to Him in awe and expectation.
The blessing of Allah is at hand for those who do good.
Al-A'raf 56

Habib Bank Limited

Title Cover Processed by LASERDOT Printed by Hamdard Press Tel. 214124